مکمل مدلل نماز

قرآن وحدیث کی روشنی میں



مؤلف

حضرت مولانا مفتی محمد نہال اختر صاحب القاسمی

استاذ: کلیۃ الاسلامیہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ، دبئ، متحدہ عرب امارات

فاضل دارالعلوم دیوبند (انڈیا)

قاسمی برادران

بلہی، دربھنگہ، بہار، انڈیا

مکمل مدلل نماز

قرآن وحدیث کی روشنی میں

مؤلف

حضرت مولانا مفتی محمد نہال اختر صاحب القاسمی

استاذ: کلیۃ الاسلامیہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ دبئی، متحدہ عرب امارات

فاضل دار العلوم دیوبند (انڈیا)

قاسمی برادران

بلہی، دربھنگہ، بہار، انڈیا

مکمل مدلل نماز، قرآن اور حدیث کی روشنی میں

مؤلف

حضرت مولانا مفتی محمد نہال اختر صاحب القاسمی

باہتمام

مولانا خالد بن حسین انفر

Mukammal Mudallal Namaz
Qur'an Wa Hadith ki roshni men
Author
Mufti Mohammad Nehal Akhtar Qasmi
Edition : 2018
Paes :
Price :

﴿ملنے کے پتے﴾

۱. مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ دبئی متحدہ عرب امارات
۲. مدرسہ اشرفیہ غیاث العلوم مسجد رحمۃ للعالمین، شیواجی نگر، گوونڈی، ممبئی ۴۳.
۳. مکتبہ قاسمی برادران (مولانا محمد جمال اختر صاحب) بلہی، دربھنگہ، بہار
۴. قاسمی مطب، ڈاکٹر مولانا محمد کمال اختر صاحب، چھتون، دربھنگہ، بہار
۵. ایمن گرافکس، حقانی مسجد گوونڈی، ممبئی ۴۳.

انتساب

میں اپنی اس حقیر سی کاوش کو منسوب کرتا ہوں

اپنے والدین باصفا کے نام

جنھوں نے میری تعلیم و تربیت کا انتظام کیا

اپنے اساتذۂ کرام کے نام

جنہوں نے زبان کھولنے اور قلم پکڑنے کا سلیقہ سکھایا

اور

اپنے قابل قدر بزرگوار بھائیوں اور عفت مآب بہنوں کے نام

جن کی شفقتیں محبتیں میرے لئے سرمایۂ افتخار ہیں۔

محمد نہال اختر قاسمی

فہرست مضامین

چالیس مسنون دعائیں

تقریظ

حضرت الاستاذ مکرمی ومحترمی حضرت مونا مفتی محمد فاروق صاحب القاسمی

شیخ الحدیث جامعہ دارالاحسان بارڈولی، سورت، گجرات

عبادتوں میں نماز کی اہمیت وفضیلت پر جس طرح نصوص شاہد ہیں شاید کسی عبادت پر ہوں، اسی لئے سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ایک تاریخی آرڈیننس جاری کرتے ہوئے فرمایا: إن اھم امورکم عندی الصلوٰۃ من حفظھا و حافظ علیھا حفظ دینہ، ومن ضَیَّعَھَا فھو لما سواھا اضیَّعُ" (یعنی میرے نزدیک تم لوگوں کا سب سے اہم کام نماز ہے، جس نے اس کی حفاظت کی اور اس پر مداومت کی اس نے اپنے دین کی حفاظت کرلی، اور جس نے اس کو ضائع کردیا وہ نماز کے علاوہ دوسرے امور دینیہ کا اور بھی زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا)، اسی وقعت وعظمت کی وجہ سے ہر دور میں اس موضوع پر مختلف طرز طریق سے تصنیفات منصف شہود پر جلوہ گر ہوتی رہیں، اور ان شاء اللہ قیامت تک ہوتی رہیں گی۔

یہ کتاب ''مکمل مدلل نماز'' بھی اسی سلسلۂ ذہبیہ کی ایک سنہری کڑی ہے، جو برادر مکرم جناب مولانا مفتی نہال اختر قاسمی کے قلم گہر بار کا نتیجہ ہے، جس میں مؤلف نے مسائل نماز کو سہل ترین بنا کر امت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعی کی ہے، اب یہ کتاب کس قدر افادیت کی حامل ہے قارئین خود پڑھ کر فیصلہ کریں گے، بندہ دربار ایزدی میں دعا گو ہے کہ وہ اس کتاب کو زینتِ قبولیت کے لباس فاخرہ سے مزین فرما کر خاص وعام میں مفید تر ثابت فرمائے اور مؤلف اور اس کے تمام متعلقین کے حق میں ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین۔

محمد فاروق قاسمی غفرلہٗ

خادم التدریس جامعہ دارالاحسان بارڈولی سورت گجرات

۲۳ر ذی قعدہ ۱۴۴۰ھ، موافق ۲۷ر جولائی ۲۰۱۹ء

JAMIAT ULAMA-E-
MAHARASHTRA
HALQA -E- GOVANDI
Plot No. 31/J/7, Road No.5, Shivaji Nagar,
Govandi, Mumbai - 400 043.



جمعیۃ علماء مہاراشٹر
حلقہ گوونڈی
پلاٹ نمبر ۳۱ ر جے ر ۷، روڈ نمبر ۵، شیواجی نگر گوونڈی، ممبئی ۴۳۔

دُعائیہ کلمات

مکرمی ومحترمی حضرت اقدس مولانا صدر عالم صاحب دامت برکاتہم

جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ہند گوونڈی ممبئی۔

علوم اسلامیہ شریعہ میں جو مقام ومرتبہ فقہ کو حاصل ہے وہ کسی علم کو حاصل نہیں۔ فقہ درحقیقت قرآن و حدث کا نچوڑ ہے، اور اللہ پاک تک پہنچنے کا بہترین ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں کے ساتھ خصوصی اور عظیم بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں ان کو اس نعمت سے بہرہ ور فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: ''مَن يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ'' (بخاری شریف ۲۰ ۷)

ہر دور میں اللہ پاک کے ایسے بندے موجود ہوتے ہیں جو کتاب وسنت اور سلف صالحین کے اقوال کو سمجھ کر مسائل شریعہ کی توضیح وتشریح اور دین کی صحیح رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

عزیز گرامی مفتی محمد نہال اختر سلمہٗ استاذ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہٗ دبئی متحدہ عرب امارات بھی اللہ تعالیٰ کے ان چنیدہ بندوں میں سے ہیں جو قرآن وحدیث اور فقہ کی مقبول خدمات انجام دے رہے ہیں۔

آپ کی مرتب کردہ کتاب ''مکمل مدلل نماز'' میں مسائل نماز کو سلیس اور مدلل انداز میں پیش کیا گیا ہے، جس سے تمام طبقات کے لوگ بسہولت استفادہ کر پائیں گے خاص طور پر مبتدی طلبہ کیلئے یہ کتاب انتہائی اہم ہے، یہ کتاب اس قابل ہے کہ اس کو دینیات کے شعبہ میں داخل نصاب کیا جائے، اس مجموعہ کو گھر گھر پہنچایا جائے، حضرات ائمہ اپنی اپنی مسجدوں میں پڑھ کر سنائیں اور مدراس ومکاتب کی کوئی بھی لائبریری اس سے خالی نہ رہے۔

برادر عزیز مفتی محمد نہال اختر قاسمی زید مجدہٗ کو اللہ پاک نے مختلف کمالات سے نوازا ہے، وہ ایک اچھے مفتی بھی ہیں اور کامیاب مدرس بھی، صاحب قلم بھی ہیں اور صاحب تقریر وبیان بھی، ان سب کے ساتھ ساتھ اللہ نے دل دردمند سے بھی نوازا ہے، اور ایک علمی خانوادہ کے چشم وچراغ بھی ہیں اور اس چراغ نے اس کی علمی روایات کی تب وتاب میں نمایاں اضافہ کیا ہے، دعا ہے کہ اللہ پاکؒ ان کی علمی، فکری، اصلاحی اور قلمی خدمات کو قبول فرمائے اور یہ شمع دیر اور بہت دیر تک روشن رہے، ''ربنا تقبل منا إنک انت السمیع العلیم''.

صدر عالم القاسمی

شیواجی نگر، گوونڈی، ممبئی۔ - ۳۰ ر جولائی ۲۰۱۹ء

تقدیم

اسلام ایک جامع مذہب ہے، اس کی تعلیمات پوری انسانیت کیلئے سراپا رحمت ومحبت ہے، شعبۂ حیات کا کوئی ایسا گوشہ نہیں جس کے بارے میں مذہب اسلام نے رہنمائی نہ کی ہو، یہی وجہ ہے کہ اسے ضابطۂ حیات قرار دیا گیا ہے۔ دین اسلام کی بنیاد ایسے مضبوط اور مستحکم اصولوں پر قائم ہے جن کی صداقت روز روشن کی طرح عیاں ہے، قیامت تک اس میں کوئی اپنی خواہشات اور خود ساختہ خیالات کو داخل نہیں کرسکتا، اگر کوئی کرنا بھی چاہے تو اللہ پاک کے محبوب اور پسندیدہ بندوں کی ایک جماعت اس کھوٹ کو کھرے سے ممتاز کر کے امت کے سامنے واضح کر دیتی ہے اور یہ دراصل دین اسلام کا ایک اعجاز ہے جو پچھلے ادیان کو حاصل نہ ہوسکا۔

اللہ پاک کے انہی محبوب اور پسندیدہ بندوں میں سے ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) سرفہرست ہیں۔ اہل سنت والجماعت کا پچانوے فیصد طبقہ ایک ہزار سال سے زیادہ عرصہ سے چاروں امام کی تقلید کے مسئلہ پر متفق چلا آرہا ہے۔ اور چاروں امام کی تقلید دراصل قرآن وحدیث ہی کی اتباع ہے، کیونکہ ائمہ اربعہ نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ احادیث طیبہ کی روشنی میں اور قرآن وحدیث کی نصوص کو سامنے رکھتے ہوئے ہی بیان کیا ہے۔ اس میں ان کی عقل ورائے اور ذاتی نظریہ وخیال کا کوئی دخل نہیں، اور چونکہ متعدد مسائل میں بعض اوقات روایات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وعمل میں بھی اختلاف ملتا ہے اس لئے اس میں ترجیح دینے کے سلسلے میں ائمہ کرام کا بھی اختلاف ہوا ہے، لیکن وہ اختلاف خود حدیث کی روشنی سے کوئی ممنوع اور قبیح اختلاف نہیں کہ اس کو ہدف تنقید بنا کر طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا جائے بلکہ وہ اختلاف تو امت کیلئے رحمت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری احادیث پر عمل کی ایک بہترین شکل ہے جس کو سراسر خیر وبھلائی کا اختلاف کہا جاتا ہے نہ کہ شر وفساد کا اختلاف۔

یہ رسالہ ''مکمل مدلل نماز'' جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اسی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے ترتیب دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ فقہ حنفی میں بیان کردہ نماز کا طریقہ احادیث مبارکہ کے خلاف نہیں ہے بلکہ وہ احادیث طیبہ کے عین مطابق اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقۂ نماز کے عین موافق ہے، اس کو نصوص و روایات کے خلاف کہنا اور عقل و قیاس کی اتباع قرار دینا حقیقت کو چھپانے اور اس پر دجل فریب کے پردے ڈالنے کے سوا کچھ نہیں۔

چونکہ یہ کتاب خاص طور پر مبتدی بچوں کیلئے ترتیب دی گئی ہے اس لئے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اولاً نماز کے ضروری مسائل مستند حوالوں کے ساتھ لکھے گئے ہیں پھر اس کے بعد ''نماز کا مسنون طریقہ دلائل کی روشنی میں'' کے عنوان کے تحت نماز کی مکمل ترتیب دلائل کی روشنی میں مذکور ہے، اور اس میں ہم نے صرف دلائل کے ذکر پر اکتفا کیا ہے، اس کی تفصیل اور گہرائی میں جانے سے قصداً گریز کیا ہے۔ کیونکہ اس پر تفصیلی کتب موجود ہیں۔

اللہ پاک ہم سب کو حق سمجھنے اور اہل حق کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور بروز محشر بھی اہل حق کی معیت میں ہمارا حشر فرمائے، اور اس کتاب کی برکت سے اللہ ہم سب کو پکا نمازی بنائے۔ اے اللہ اس حقیری کاوش کو قبول فرما کر میرے لئے اور میرے والدین کیلئے نجات کا ذریعہ بنا۔ آمین ثم آمین

محمد نہال اختر قاسمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز کی اہمیت وفضیلت

نماز ارکان اسلام میں سے ایک عظیم رکن ہے، نماز اتنی مہتم بالشان عبادت ہے کہ اس کی فرضیت براہ راست عرش پر شب معراج میں ہوئی۔ نماز اپنی عظمت شان اور مقتضائے عمل وفطرت ہونے کے لحاظ سے تمام عبادات میں خاص امتیاز رکھتی ہے اور خدا شناس وخدا پرست انسانوں میں سب سے زیادہ معروف ومشہور اور نفس کے تزکیہ اور تربیت کے لیے سب سے زیادہ نفع مند ہے اور اسی لیے شریعت نے اس کی فضیلت، اس کے اوقات کی تعیین وتحدید اور اس کے شرائط وارکان اور آداب ونوافل اور اس کی رخصتوں کے بیان کا وہ اہتمام کیا ہے جو عبادات واطاعات کی دوسری قسم کے لیے نہیں کیا اور انھیں خصوصیات و امتیازات کی وجہ سے نماز کو دین کا عظیم ترین شعار اور امتیازی نشان قرار دیا گیا۔

نماز دین کا ستون ہے، نماز جنت کی کنجی ہے، نماز مومن کی معراج ہے، نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، نماز قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے، نماز اللہ کی رضا کا باعث ہے، نماز جنت کا راستہ ہے، نماز پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے، نماز بے حیائی سے روکتی ہے، نماز برے کاموں سے روکتی ہے، مومن اور کافر کے بیچ نماز ہی حد فاصل ہے، نمازی کو سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی، نمازی ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوگا، نماز دلوں کا زنگ دور کرتی ہے، نماز فقر سے بچاتی ہے، نماز سے سکون اور قرار نصیب ہوتا ہے، نماز قبر کی روشنی ہے، نماز پل صراط کا چراغ ہے، نمازی کو بروز محشر سرخروئی نصیب ہوگی۔

جو لوگ نماز چھوڑ دیتے ہیں وہ بدنصیب ہیں، جو شخص نماز چھوڑتا ہے وہ بڑا محروم

القسمت ہے، کیونکہ بے نمازی کا حشر ہامان، فرعون اور ابی بن خلف جیسے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا۔ بے نمازی کو قبر اس طرح دبائے گی کہ پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی، جس نے بلا عذر نماز چھوڑ دیا اس نے دین کے ستون کو ڈھانے میں مدد کی، بے نمازی کی روزی سے برکت اٹھالی جاتی ہے، بے نمازی روز محشر ذلیل وخوار ہوگا۔

بندہ آنکھوں سے اندھا ہے، کانوں سے بہرہ ہے، منہ سے گونگا ہے، ہاتھ سے معذور ہے پھر بھی اس کو نماز معاف نہیں، نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھیں، اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر اشاروں سے نماز پڑھیں، اسے کسی بھی صورت میں چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''صَلِّ قَائِماً، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِداً، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ''۔ (رواہ البخاری)

بندہ جب اللہ کی بارگاہ میں سر جھکا تا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دربدر کی ٹھوکروں سے نجات عطا فرماتا ہے، اسی کو علامہ اقبالؒ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے

ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

الغرض نماز ہمیں پابندی سے ادا کرنی چاہیے تا کہ ہم اللہ کی بارگاہ میں سرخرو ہوں، نماز کو پورے خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کریں تا کہ اس کی حلاوت سے ہمارے سینے پرنور ہوں او رہمیں فلاح وکامرانی نصیب ہو۔

ارکان اسلام

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "بُنِیَ الاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ، شَهَادَةُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. وَاِقَامُ الصَّلَاةِ وَاِیْتَاءُ الزَّکَاةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ"۔ (رواہ البخاری ومسلم)

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، دوسرے نماز قائم کرنا، تیسرے زکوٰۃ دینا، چوتھے حج کرنا، پانچویں رمضان کے روزے رکھنا۔

آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث پاک میں اسلام کو ایک خیمہ کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو پانچ ستونوں پر قائم ہوتا ہے، کلمۂ شہادت خیمہ کی درمیانی لکڑی کی طرح ہے اور بقیہ چاروں ارکان بمنزلۂ چار ستونوں کے ہیں جو چاروں کونوں پر ہیں۔ ان میں سے ہر رکن کی اہمیت ہے، فضائل ہیں، مسائل ہیں، جو بڑی بڑی کتابوں میں بہت ہی شرح و بسط کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔

ان پانچوں ارکان کو ایک مومن کی شخصیت سنوارنے اور اس کا مثالی کردار بنانے میں بہت بڑا دخل ہے، اس لیے ذیل میں اختصار کے ساتھ پانچوں ارکان کی تفصیل بیان کی جا رہی ہے۔

اسلام کا پہلا رکن ''توحید ورسالت''

پیارے بچو! اسلام کا پہلا رکن دو حصوں پر مشتمل ہے، حصۂ اول ''توحید'' ہے یعنی دل اور زبان سے اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے، زندگی اور موت کا وہی مالک ہے، اولاد دینے والا، رزق پہونچانے والا اور نفع و نقصان کا وہی مالک ہے، صرف وہی مختار کل ہے، کوئی نبی، ولی، فرشتہ یا بزرگ اللہ کی ذات وصفات میں شریک وہمسر نہیں۔

حصۂ دوم ''رسالت'' ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں کو صراط مستقیم (راہ راست) پر لانے کے لیے ہر زمانہ میں انبیاء کرام مبعوث فرمائے، یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک تمام انسانوں کے لیے نبی اور رسول بن کر مبعوث ہوئے۔

آپ کے بعد اب قیامت تک کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا، اگر کوئی نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے تو وہ کاذب ہے، دجال ہے اور اس کو ماننے والا کافر مرتد ہے، کلمۂ طیبہ اور کلمۂ شہادت میں اسی بات کا اقرار ہے۔

دوسرا رکن نماز ہے

ایمان کے بعد سب سے عظیم عبادت نماز ہے، دین اسلام میں نماز کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے، قرآن مجید میں کم وبیش سات سو مقامات پر نماز کا ذکر آیا ہے جن میں سے ۸۰ رمقامات پر صریحاً نماز کا حکم وارد ہوا ہے، سیکڑوں احادیث ہیں جن میں نماز کا ذکر آیا ہے۔ مختلف مقامات پر نماز کو اہل ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے، قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا، اگر ایمان والا نماز کے سوال میں کامیاب ہو گیا تو باقی تمام

سوالوں کے جواب میں کامیاب ہو جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام اور کفر کے درمیان نماز ہی کو حد فاصل قرار دیا ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پر اس قدر زور دیا ہے کہ فرمایا: جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کی تعلیم دو، اگر دس سال کا ہو جائے اور نماز میں سستی کا مرتکب ہو تو اسے سزا دو۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو کوئی ان نمازوں کو بجا لائے اور اس میں کسی بھی طرح کی غفلت کرتے ہوئے کمی نہ کرے تو ایسے شخص کے لیے اللہ پاک کا یہ عہد و پیمان ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص ان نمازوں کو غفلت اور کوتاہی سے ادا کرے تو ایسے شخص کے حق میں اللہ کا یہ وعدہ نہیں، اگر وہ چاہے تو اس کو سزا دے یا معاف کر دے۔ (ابن ماجہ)

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: یومیہ پانچ نمازیں اور ایک جمعہ کی نماز دوسرے جمعہ تک، ان دونوں کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ (مسلم)

اسلام کا تیسرا رکن ''زکوٰۃ'' ہے

جو شخص ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کے برابر مال کا مالک ہو وہ شریعت کی نگاہ میں صاحب نصاب ہے، ایسے لوگوں پر اللہ نے فرض کیا ہے کہ وہ اپنی دولت میں سے چالیسواں حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کریں تا کہ دولت گردش کرتی رہے، باقی مال پاک ہو جائے نیز معاشرہ کے جو افراد مفلوک الحال، مفلس، غریب اور نادار ہوں ان کی مدد ہو جائے۔

اسلام کا چوتھا رکن ''حج'' ہے

جو شخص صاحب حیثیت ہو یعنی اپنے اہل و عیال اور زیر کفالت اشخاص کی جملہ

ضروریات پوری کرنے کے بعد سفر کے اخراجات کا متحمل ہو اس پر لازم ہے کہ ایام حج میں بیت اللہ جا کر حج کرے۔ حج کے اندر احرام باندھنا، خانۂ کعبہ کا طواف کرنا، صفا مروہ کی سعی کرنا، بال کٹوانا، منیٰ کا قیام، وقوف عرفہ، جمرات کی رمی اور مزدلفہ کا قیام شامل ہیں۔ حج میں بہت زیادہ ثواب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''حج مبرور کی جزا جنت ہے''۔ (بخاری و مسلم)

ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج کرنے کے بعد حاجی گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ آج پیدا ہوا ہے۔ (ترمذی شریف)

اسلام کا پانچواں رکن ''روزہ'' ہے

ماہ رمضان المبارک میں روزہ ہر عاقل، بالغ، صحت مند اور باشعور مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور نفسانی خواہشات پر کنٹرول رکھنے کا نام روزہ ہے۔ روزہ انسان کو متقی اور پرہیز گار بناتا ہے، روزہ سے جفاکشی، صبر و تحمل، ناداروں سے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ مسافر، مریض کو اجازت ہے کہ وہ روزہ چھوڑ دے، البتہ بعد میں قضا کر لے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایمان کی حالت میں اللہ پاک سے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے روزہ رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

طہارت کا بیان

دین اسلام کا ایمان کے بعد سب سے پہلا سبق طہارت (پاکیزگی) ہی ہے، اس لیے جولوگ پاک صاف رہتے ہیں اللہ پاک ان سے محبت فرماتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ''۔ (البقرۃ:۲۲۲)

''بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے اور وہ پاک رہنے والوں سے محبت رکھتا ہے''۔

اسلام کے سب سے اہم اور بنیادی رکن ''نماز'' کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسم کی طہارت، لباس کی طہارت اور جگہ کی طہارت کو بنیادی شرط مقرر فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''لَا تُقْبَلُ صَلَاۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ وَلَا صَدَقَۃٌ مِنْ غُلُوْلٍ (مسلم)

یعنی کوئی نماز بغیر پاکی کے قبول نہیں ہوتی اور کوئی صدقہ حرام مال سے قبول نہیں ہوتا۔

ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''پاکیزگی کو آدھا ایمان قرار دیا''۔ (مسلم شریف)

اس لیے ہمیں خوب پاکی کا اہتمام کرنا چاہیے۔

وضو کی فضیلت

نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے، وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جنت کی کنجی نماز ہے، اور نماز کی کنجی وضو ہے''۔ حدیث کے الفاظ دیکھیے:

''قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''اَلصَّلٰوۃُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الْوُضُوْءُ۔ (رواہ الترمذی)

دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''قیامت کے دن میری امت کے لوگ اس حال میں بلائے جائیں گے کہ وضو کے اثر سے ان کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے، لہٰذا جس کا جی چاہے وہ اپنی روشنی بڑھالے''۔ (بخاری ومسلم)

مطلب یہ کہ باوضو رہنے کا اہتمام کریں کیونکہ باوضو رہنے سے نماز کی حفاظت ہوتی

ہے، ایمان کی حفاظت ہوتی ہے، رزق میں برکت پیدا ہوتی ہے اور خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔
اس کے علاوہ بھی بہت سارے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

وضو کے فرائض

وضو میں چار فرض ہیں:

۱۔ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک پورا چہرہ ایک مرتبہ دھونا۔

۲۔ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

۳۔ ایک مرتبہ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

۴۔ ایک مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

دلیل اول: قرآن کریم سے۔ اللہ پاک نے فرمایا کہ ''مومنو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولیا کرو اور سر کا مسح کرلیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھولیا کرو''۔ (سورۃ النساء)

دلیل ثانی حدیث سے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جب تم میں سے کوئی بے وضو ہو جائے تو اللہ پاک اس کی نماز کو قبول نہیں فرماتا جب تک وہ وضو نہ کرلے۔ (مسلم)

سنت کی اہمیت

ہر وہ قول، فعل اور تقریر جس کی نسبت حضور ﷺ کی طرف کی گئی ہو وہ سنت ہے، یہاں تک کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ کو بھی سنت کہا جاتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ماں کی گود سے لے کر قبر کی آغوش تک کی جو درمیانی زندگی ہے بلکہ اس کے بعد جو دوسری لامتناہی زندگی ہے ان سب کے بارے میں آقائے مدنی ﷺ نے

جو سمجھایا یا جس انداز سے سمجھایا ویسا کسی نے نہیں سمجھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سمجھائے ہوئے کوئی سمجھ لے تو سمجھ لیجئے اس کی زندگی میں بہار آئی، نکھار آیا، قرار آیا، اس لیے سنت نبوی دین کا اہم حصہ ہے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "سنت نوح علیہ السلام کی کشتی کے مانند ہے جو شخص اس پر سوار ہو گیا وہ نجات پائے گا اور جس نے انکار کیا وہ غرقاب ہو گیا"۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر عزیزی میں تحریر فرماتے ہیں کہ "جس نے سنت کو ہلکا سمجھا اور اس کو ادا کرنے میں سستی کی تو اس کو فرائض سے محرومی کی سزا ملے گی"۔

اسی پس منظر میں اس کتاب میں سنن کے بیان کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے تاکہ ہمارے اعمال مقبول ہوں اور پرنور رہوں۔

وضو کی سنتیں

۱۔ وضو کی نیت کرنا، نیت دل کے ارادہ کا نام ہے، دل میں کسی ایسی عبادت کی ادائیگی کی نیت کرنا جو بغیر وضو کے جائز نہیں یا اللہ پاک کی رضا اور ثواب کی نیت کرنا۔

۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک تین بار دھونا۔

۴۔ مسواک کرنا۔

۵۔ تین بار کلی کرنا۔

۶۔ تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔

۷۔ گھنی داڑھی کا خلال کرنا۔

۸۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

۹۔ اعضاءِ وضو میں سے ہر عضو کو تین تین بار دھونا۔

۱۰۔ پورے سر کا ایک بار مسح کرنا۔

۱۱۔ دونوں کانوں کا مسح کرنا۔

۱۲۔ ترتیب سے وضو کرنا۔ یعنی پہلے منہ دھوئے، پھر ہاتھ دھوئے، پھر سر کا مسح کرے پھر پاؤں دھوئے۔

۱۳۔ پے در پے اس طرح دھونا کہ پہلا عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا عضو دھل جائے۔
(ترمذی شریف، ابن ماجہ، فقہ السنہ، علم الفقہ)

مستحباتِ وضو

۱۔ قبلہ رخ ہو کر بیٹھنا۔

۲۔ وضو کرنے کے لیے کسی اونچے مقام پر بیٹھنا۔

۳۔ دوسرے سے مدد نہ لینا، جب کہ مجبوری نہ ہو۔

۴۔ داہنی طرف سے شروع کرنا۔

۵۔ داہنے ہاتھ سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔

۶۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

۷۔ اعضاءِ وضو کو مَل مَل کر دھونا۔

۸۔ بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

۹۔ وضو کے درمیان اور وضو کے بعد کی جو دعائیں احادیث شریف میں آئی ہیں ان کا پڑھنا۔

وضو کے درمیان پڑھنے کی دعا

۱۔ أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ۔ (ترمذی، نسائی)

اے اللہ میرے گناہ معاف فرما اور مجھے کشادہ گھر عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

وضو کے بعد پڑھنے کی دعا

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ (مسلم شریف: ۲۳۴، ترمذی شریف: ۵۵)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب آدمی اچھی طرح وضو کرے (یعنی سنن، مستحبات اور آداب کی رعایت کے ساتھ) تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے وہ اندر داخل ہو جائے۔ (مسلم شریف)

مکروہات وضو

۱۔ وضو میں جو چیزیں مستحب ہیں ان کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔

۲۔ ناپاک جگہ پر وضو کرنا۔

۳۔ ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا۔

۴۔ پانی اس قدر کم خرچ کرنا کہ مستحب طریقہ پر وضو ادا نہ ہو۔

۵۔ وضو کرنے میں بلاضرورت دنیاوی باتیں کرنا۔

۶۔ تین بار سے زیادہ عضو کو دھونا۔

۷۔ منہ اور دوسرے اعضاء پر زور سے چھپکے مارنا۔

۸۔ نئے پانی سے تین بار مسح کرنا۔

۹۔ سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

۱۰۔ وضو کے لیے بلا ضرورت کسی سے مدد لینا۔

۱۱۔ سنت طریقے کے خلاف وضو کرنا۔(علم الفقہ،نور الایضاح، زبدۃ الفقہ)

نواقض وضو

۱۔ پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔

۲۔ ریح، یعنی ہوا کا نکلنا۔

۳۔ خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔

۴۔ منہ بھر کے قے کرنا۔

۵۔ ٹیک لگا کر یا لیٹ کر سو جانا۔

۶۔ بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔

۷۔ مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا۔

۸۔ رکوع سجدے والی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنا۔(علم الفقہ، فقہ السنہ، نور الایضاح)

وضو کرنے کا مسنون و مستحب طریقہ

پاک برتن میں پاک پانی لے کر پاک جگہ پر بیٹھو، اونچی جگہ ہو تو بہتر ہے تا کہ چھینٹے نہ آئیں، قبلہ کی طرف منہ کر لو تو اور اچھا ہے، اور آستینوں کو کہنیوں تک اٹھا لو۔ پھر بسم اللہ پڑھو اور تین بار گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوؤ، پھر تین بار کلی اور مسواک کرو، مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مل لو پھر تین بار ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے صاف کرو، پھر تین بار منہ دھوؤ، منہ پر پانی زور سے نہ مارو بلکہ آہستہ سے پیشانی پر پانی ڈال کر دھوؤ، پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوؤ، پہلے داہنا ہاتھ تین بار پھر بایاں ہاتھ تین بار دھوؤ، پھر دونوں ہاتھ بھگو کر سر کا مسح کرو، پھر تین تین بار دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوؤ، وضو سے فارغ ہو کر وضو کے بعد کی دعائیں پڑھو۔ ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُوْلُہٗ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ (مسلم شریف: ۲۳۴، ترمذی شریف: ۵۵، ابن ماجہ)

غسل کے فرائض

۱۔ منہ بھر کر کلی کرنا، اگر روزہ نہ ہوتو غرارہ کرنا۔
۲۔ ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہونچانا۔
۳۔ پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔

غسل کی سنتیں

۱۔ بسم اللہ پڑھنا۔
۲۔ ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا۔
۳۔ دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔
۴۔ استنجا کرنا، اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہو اسے دھونا۔
۵۔ پھر وضو کرنا۔
۶۔ سارے بدن پر تین بار پانی بہانا۔

غسل کے مکروہات

۱۔ پانی بہت زیادہ بہانا۔
۲۔ اتنا کم پانی لینا کہ اچھی طرح غسل نہ کرسکے۔
۳۔ ننگا ہونے کی حالت میں غسل کرتے وقت کسی سے کلام کرنا یا قبلہ رو ہوکر غسل کرنا۔
۴۔ سنت کے خلاف غسل کرنا۔

غسل کرنے کا مسنون طریقہ

۱۔ جب غسل کرنے کا ارادہ کرے تو پہلے استنجا کرے اور کسی جگہ ظاہری ناپاکی لگی ہو تو اس کو دھولیں۔

۲۔ پھر وضو کرے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے ہیں۔ غسل کے وضو میں کلی کرتے ہوئے خوب خیال کرے کہ حلق تک پانی پہنچے اگر روزہ نہ ہو تو غرارہ بھی کرے اور ناک کی نرم ہڈی تک پانی چڑھائے۔

۳۔ اس کے بعد تین بار داہنے کاندھے پر پانی ڈالے پھر بائیں کاندھے پر، پھر تین بار سر پر پانی ڈالے، اور ہر جگہ خیال کرے کہ بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہے، بال برابر بھی جگہ سوکھی رہ جائے تو غسل نہ ہوگا۔

تیمم کی مشروعیت

تیمم کی مشروعیت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ان خصوصیات میں سے ہے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے دوسرے انبیاء علیہم السلام کو عطا نہیں ہوئیں، جیسا کہ مسلم شریف میں روایت موجود ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''ہمیں پچھلی امتوں پر تین چیزوں کے ذریعے فضیلت دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو صف بندی کرنے اور جماعت سے نماز پڑھنے کا حکم ہوا اور فرشتوں کے جیسا اجر وثواب پانے کی امید دلائی گئی (جب کہ امم سابقہ میں نماز پڑھنے کے لیے جماعت اور صف بندی لازم نہیں تھی وہ جس طرح چاہتے نماز پڑھ لیتے تھے، اسی طرح ان کی نماز ان کی خاص عبادت گاہوں کے علاوہ کسی جگہ پڑھنا جائز نہ ہوتا اور نہ ان کو تیمم کی سہولت دی گئی تھی) مسلمانوں کو یہ سہولت دی گئی کہ روئے زمین پر جہاں بھی ہوں پاک صاف جگہ پر نماز پڑھ لیں اور مسلمانوں کی اس بات کی بھی اجازت دی گئی کہ پانی نہ ملنے یا پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں تیمم کرلیں۔

تیمم کا حکم سنہ چھ ہجری ماہ شعبان المعظم میں غزوۂ بنی مصطلق (جس کو غزوۂ مریسیع) بھی کہتے ہیں) سے واپسی کے موقع پر نازل ہوا جب کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوگیا تھا، اسی ہار کی تلاش میں کافی دیر ہوگئی، لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ دیکھئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو کیسی جگہ روک دیا ہے جہاں پانی کا نام ونشان نہیں ہے اور فجر کی نماز کا وقت ہوگیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خیمہ میں تشریف لے گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جھڑکنا شروع کیا، تو ہمیشہ لوگوں کو پریشانی میں ڈالتی ہے، اب ایک ہار کی وجہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی جگہ روک دیا جہاں بالکل پانی نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پہلو میں

کوچیں بھی ماریں، لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کسی بات کا جواب نہیں دیا اور نہ ہلیں، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری رات سفر سے تھک کر ذرا آرام فرمارہے تھے، بہر حال بہت کوشش کے بعد بھی جب ہار نہیں ملا تو لوگوں نے مجبوری میں اسی جگہ بلا وضو نماز ادا کرلی۔ بس اسی موقعہ پر اللہ پاک نے تیمم کا حکم نازل فرمایا جو سورۂ مائدہ آیت نمبر ۴۳ رمیں ہے: ''یعنی اگر تم لوگ سفر میں ہو اور پانی نہ ملے یا بیماری کی وجہ سے پانی استعمال نہ کرسکو اور قضائے حاجت کرنے سے وضو لازم ہوجائے یا صحبت کی وجہ سے غسل واجب ہوجائے تو پاک مٹی کا قصد کرو۔ پس اپنے چہرہ اور ہاتھوں پر اس سے مسح کرلیا کرو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہوکر فرمایا کہ اے عائشہ! تمہارا ہار نہایت ہی بابرکت تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی بہت خوش ہوئے اور خوشی میں تین بار فرمایا کہ اے بیٹی تو بہت ہی مبارک اور نیک بخت ہے، پھر اسی خوشی کے عالم میں سب لوگ اپنا ساز وسامان باندھنے لگے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سواری کے اونٹ کو اٹھایا تو ہار اس کے نیچے مل گیا جس سے حضرت عائشہؓ کی خوشی ومسرت دوبالا ہوگئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطمینان ہوگیا اور سارے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اللہ پاک کی عنایت کا شکرادا کرتے ہوئے خوشی خوشی مدینہ منورہ واپس آگئے، اسی روز سے پانی موجود نہ ہونے یا پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں تیمم کا حکم جاری ہوا۔ (ترمذی)

اور اس میں مصلحت لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرنا ہے اور تنگی کو دفع کرنا ہے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز میں شریک نہیں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ سب کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ انھوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے غسل کی حاجت ہوگئی تھی اور پانی نہیں ملا، اس لیے نماز نہیں پڑھ سکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مٹی سے تیمم کرلو یہی کافی ہے۔ (بخاری ومسلم)

تیمم کا طریقہ

(۱) تیمم میں نیت فرض ہے یعنی پہلے یہ نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے کے لیے یا نماز پڑھنے کے لیے تیمم کرتا ہوں۔

(۲) نیت کے بعد دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو انگلیوں سمیت پاک مٹی پر مارے پھر ہاتھ جھاڑ کر تمام منہ پر ملے اور جتنا حصہ چہرہ کا وضو میں دھویا جاتا ہے اتنے حصہ پر ہاتھ پھیرے۔

(۳) پھر دوبارہ اسی طرح مٹی پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو کہنیوں تک ملے اور انگلیوں کا خلال بھی کرے۔(بخاری و مسلم)

وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں ہے اور جتنی پاکی وضو اور غسل سے ہوتی ہے اتنی ہی تیمم سے بھی ہوتی ہے، اگر بیس سال بھی پانی نہ ملے تو تیمم ہی کرتا رہے، اگر کسی پر غسل فرض ہے تو وضو اور غسل کے لیے ایک ہی تیمم کافی ہے۔

نواقض تیمم

جو چیزیں وضو کو توڑ دیتی ہیں ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے، بس ایک چیز زیادہ ہے اور وہ یہ ہے کہ پانی مل جائے اور اس کے استعمال پر قدرت ہو جائے تو اس سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

نماز کے اوقات

قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ بات ثابت شدہ ہے کہ اللہ پاک نے رات اور دن میں اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ چنانچہ اللہ پاک کا فرمان ہے: ''اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَوْقُوْتًا''۔ ''بلا شبہ نماز مسلمانوں پر فرض ہے اور وقت کے

ساتھ محدد ہے"۔(سورہ نساء:۱۰۳)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالیٰ، مَنْ أَحْسَنَ وَضُوْءَهُنَّ وَ صَلاَّهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَ أَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَ خُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهٗ وَ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ۔ (رواہ احمد بن حنبل)

پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں، پس جس نے اس کے لیے اچھی طرح وضو کیا اور وقت پر نماز پڑھی اور بہتر طریقہ سے رکوع کیا اور خشوع وخضوع کا پورا پورا خیال رکھا اس کے لیے اللہ پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اسے معاف کردے گا، اور جس نے ایسا نہیں کیا تو اس کے لیے اللہ پر کوئی ذمہ داری نہیں اگر چاہے تو اسے معاف کردے اور اگر چاہے تو عذاب دیدے۔

<u>پانچوں نمازوں کے نام اور اوقات حسب ذیل ہیں:</u>

(۱) فجر (۲) ظہر (۳) عصر (۴) مغرب (۵) عشاء

۱۔ نماز فجر جو صبح صادق کے وقت سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتے ہے۔

۲۔ نماز ظہر جو دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

۳۔ نماز عصر جو غروب ہونے سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے پڑھی جاتی ہے۔

۴۔ نماز مغرب جو سورج غروب ہونے کے بعد فوراً پڑھی جاتی ہے۔

۵۔ نماز عشاء جو سورج چھپنے کے دو ڈیڑھ گھنٹہ بعد پڑھی جاتی ہے۔

(بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، مسند احمد، فقہ السنہ)

<u>پانچوں نمازوں کی رکعتیں اس طرح ہیں:</u>

۱۔ نماز فجر کی چار رکعتیں : پہلے دو سنت پھر دو فرض

۲۔ نماز ظہر کی بارہ رکعتیں : پہلے چار سنت پھر چار فرض پھر دو سنت پھر دو نفل

۳۔ نمازعصر کی آٹھ رکعتیں : پہلے چار سنت (غیر مؤکدہ) پھر چار فرض

۴۔ نمازمغرب کی سات رکعتیں : پہلے تین فرض پھر دوسنت پھر تین نفل

۵۔ نمازعشاء کی سترہ رکعتیں : پہلے چار سنت (غیر مؤکدہ) پھر چار فرض پھر دوسنت پھر دونفل پھر تین وتر پھر دونفل

شرائط نماز

شرائط نماز جن کا نماز شروع ہونے سے پہلے ہونا ضروری ہے:

۱۔ بدن کا پاک ہونا۔

۲۔ کپڑوں کا پاک ہونا۔

۳۔ جگہ کا پاک ہونا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پاکیزگی کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔ (ترمذی شریف، بخاری شریف)

۴۔ ستر کا چھپانا، یعنی مردوں کو ناف سے گھٹنوں تک اور عورت کو چہرے اور ہتھیلیوں اور قدموں کے علاوہ تمام بدن کا ڈھکنا ضروری ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ''یا بنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوا‌تکم وریشا''۔ (اعراف:۲۶)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''تم میں سے کوئی بھی ایک کپڑے میں جس کے ذریعہ کندھوں کو نہ ڈھانپا جا سکتا ہو نماز نہ پڑھے''۔ (بخاری ومسلم)

۵۔ نماز کا وقت ہونا: اللہ پاک کا فرمان ہے: ''بے شک نماز مومنوں پر اپنے وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔ (النساء:۱۰۴)

۶۔ قبلہ کی طرف رخ کرنا۔ اور قبلہ خانہ کعبہ ہے جو مسجد الحرام میں واقع ہے، اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ ''اپنے چہرے کو مسجد الحرام کی طرف پھیر لو''۔ (سورہ بقرہ:۱۴۴)

۷۔ نماز کی نیت کرنا۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔ "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ" (بخاری شریف)

ارکان نماز

۱۔ تکبیر تحریمہ۔

۲۔ قیام یعنی کھڑا ہونا۔

۳۔ قرأت یعنی ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک چھوٹی سورت پڑھنا۔

۴۔ رکوع کرنا۔

۵۔ ہر رکعت میں دو سجدے کرنا۔

۶۔ قعدۂ اخیرہ (قعدہ بیٹھنے کو کہتے ہیں۔ جس قعدہ میں سلام پھیرتے ہیں وہ قعدۂ اخیرہ ہے)۔

۷۔ خروج بصنعہٖ۔ اپنے ارادے سے نماز ختم کرنا۔

شرائط و ارکان میں سے کوئی چیز بھی جان کر بھول کر رہ جائے تو نماز نہ ہوگی، دوبارہ پڑھنا فرض ہوگا۔ مذکورہ ارکان میں سے ہر رکن کی دلیل آئندہ نماز کی مکمل ترتیب کے ذیل میں آئے گی۔ ان شاء اللہ

واجبات نماز

ان واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے یا اس کی ادائیگی میں کچھ تقدیم وتاخیر ہو جائے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی۔

۱۔ فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

۲۔ فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔

۳۔ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب، سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا بڑی ایک آیت یا تین چھوٹی آیات پڑھنا۔

۴۔ سورہ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا۔

۵۔ قرأت، رکوع، سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔

۶۔ قومہ کرنا۔ یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

۷۔ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھ جانا۔

۸۔ تعدیل ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے ادا کرنا۔

۹۔ قعدۂ اولیٰ یعنی تین، چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد تشہد کے برابر بیٹھنا۔

۱۰۔ دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔

۱۱۔ جہری نمازوں میں جہراً اور سری نمازوں میں آہستہ قرأت کرنا۔

۱۲۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر نماز ختم کرنا۔

۱۳۔ وتر میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔

۱۴۔ عیدین کی نمازوں میں چھ زائد تکبیریں کہنا۔

نماز کی سنتیں

ان سنتوں کا اہتمام ضروری ہے، ان پر عمل کرنا بڑے اجر وثواب کا باعث ہے، لیکن اگر ان میں سے کوئی سنت بھولے سے چھوٹ جائے تو بھی نماز ہو جائے گی۔

۱۔ پانچوں نماز باجماعت سے پہلے اذان دینا اور اقامت کہنا مسنون ہے۔

۲۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا اور عورتوں کو سینہ تک اٹھانا۔

۳۔ تکبیر کہتے وقت انگلیاں اپنی حالت پر رہیں اور قبلہ کی طرف رہیں۔

۴۔ مردوں کو ناف کے نیچے اور عورتوں کو سینے پر ہاتھ باندھنا۔

۵۔ ثنا یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ۔۔۔۔۔۔ آخر تک پڑھنا۔

۶۔ تعوذ یعنی أعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھنا۔

۷۔ تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا۔

۸۔ آمین کہنا۔

۹۔ ثنا، تعوذ، تسمیہ اور آمین کو آہستہ کہنا۔

۱۰۔ ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے لئے تکبیر کہنا۔ یعنی اَللّٰہُ أکْبَرُ۔

۱۱۔ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کم سے کم تین مرتبہ کہنا۔

۱۲۔ سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأعْلٰی کہنا۔

۱۳۔ قومہ میں امام کا تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کا تحمید یعنی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کا تسمیع اور تحمید دونوں کہنا۔

۱۴۔ سجدے میں جاتے ہوئے پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھنا اور اٹھتے وقت اس کے برعکس عمل کرنا یعنی پہلے پیشانی، پھر ناک پھر ہاتھ اور اس کے بعد گھٹنے اٹھانا۔

۱۵۔ جلسہ اور قعدہ میں مردوں کو بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور سیدھا پاؤں کھڑا کرنا اور عورتوں کو دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر کولہوں پر بیٹھنا۔

۱۶۔ آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا۔

۱۷۔ آخری قعدہ میں درود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔

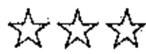
۱۸۔ سلام کے وقت دائیں بائیں منہ پھیرنا۔

۱۹۔ سلام میں فرشتوں اور مقتدیوں اور نیک جنات جو حاضر ہوں اور امام کی بھی نیت کرے اور اگر امام کے دائیں بائیں ہو تو جدھر امام ہو اس سلام میں اس کی نیت کر لیں۔

۲۰۔ سلام کے بعد تسبیحات ثلاثہ پڑھیں۔

سُبْحَانُ اللهِ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	اَللهُ اَكْبَرْ
۳۳	۳۳	۳۴

اور ایک بار: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر۔



مفسدات نماز

جن باتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ان کو مفسدات نماز کہتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک پر بھی عمل کا ارتکاب کیا (خواہ قصداً کیا یا بھول کر کیا) تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اس کا اعادہ ضروری ہوگا۔

۱۔ نماز میں بات کرنا۔

۲۔ سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔

۳۔ چھینکنے والے کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہنا۔

۴۔ رنج کی خبر پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یا اچھی خبر پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا یا عجیب خبر سن کر سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا۔

۵۔ دکھ اور درد کی تکلیف پر "آہ"! "اوہ" یا "اف" کرنا۔

۶۔ اپنے امام کے علاوہ کسی دوسرے کو لقمہ دینا۔

۷۔ قرآن کریم پڑھتے ہوئے ایسی غلطی کرنا کہ معنیٰ بدل جائے۔

۸۔ عمل کثیر یعنی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔

۹۔ نماز میں کھانا پینا۔ قصداً ہو یا بھولے سے۔

۱۰۔ نماز پڑھتے ہوئے قبلہ سے سینے کا پھر جانا۔

۱۱۔ اتفاقیہ ستر کا کھل جانا اور اتنی دیر تک کھلے رہنا جتنی دیر میں نماز کا کوئی رکن ادا ہو سکتا ہے۔

۱۲۔ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔

۱۳۔ نماز میں ایسی آواز سے ہنسنا جسے کم از کم خود سن لے۔

۱۴۔ نماز پڑھتے ہوئے امام سے آگے بڑھ جانا۔

یہ چند مفسدات لکھ دیتے ہیں، بڑی کتابوں میں اور بھی لکھے ہیں۔ نماز کے دوران مندرجہ بالا امور کا خوب خیال رکھیں۔

نماز کی مسنون ترتیب

جب نماز پڑھنے لگو تو قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو جاؤ، پھر جو نماز پڑھنی ہو اس کی نیت دل سے کر پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ، ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ رخ رہیں اور انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل ہوں اس وقت اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لو۔ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھو۔ سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور چھنگلیوں سے بائیں ہاتھ کے گٹے کو پکڑ لو اور باقی تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھی رہیں اور نظر سجدہ کی جگہ رہے، پھر ہاتھ باندھ کر آہستہ آہستہ ثنا سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھو، پھر تعوذ، اور تسمیہ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھو پھر آہستہ سے آمین کہہ کر کوئی سورت یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات پڑھو۔ لیکن اگر تم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو ثنا پڑھ کر خاموش ہو جاؤ، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ، پیٹھ کو سیدھا رکھو اور انگلیوں کو کھول کر ان سے گھٹنوں کو پکڑ لو، رکوع میں تین یا پانچ مرتبہ تسبیح یعنی

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھو، پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور تحمید یعنی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھو (اگر امام کے پیچھے ہو تو امام صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے اور مقتدی صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہے) پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جاؤ۔ پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھو، ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ رہیں، کہنیاں پسلیوں سے اور پیٹ رانوں سے علاحدہ رہے، کہنیاں زمین پر مت بچھاؤ، سجدہ میں تین یا پانچ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو، پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ، پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ اٹھنے میں پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے اٹھا کر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاؤ، کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لو اور بسم اللہ، سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاؤ یا چند آیات پڑھو پھر رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ دوسرا سجدہ کرو۔ دوسرے سجدے سے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ، دایاں پاؤں کھڑا رہے اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھو اور التحیات پڑھو۔ اگر دو رکعت والی نماز ہے تو تشہد ختم کر کے درود شریف پڑھو پھر دعا پڑھ کر دائیں بائیں سلام پھیرو، اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہو تو تشہد کے بعد تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور تیسری یا چوتھی رکعت پوری کر کے سلام پھیر دو۔

فرائض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت نہ پڑھو، البتہ سنن و نوافل کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ملانا ضروری ہے۔

نماز کا مسنون طریقہ دلائل کی روشنی میں

نماز کا مسنون طریقہ بچوں کو ذہن نشین ہو جائے اس لیے اجمالی طور پر نماز کی مسنون ترتیب بیان کی گئی۔ اب نماز کی ترتیب پر ہر ہر جزء کی دلیل پیش خدمت ہے تاکہ بصیرت پیدا ہو، اپنے مسلک پر اعتماد بحال رہے اور کوئی متزلزل نہ کر سکے اور کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ''حنفی

نماز‘‘ مت پڑھو بلکہ ’’محمدی نماز‘‘ پڑھو۔ ان سے کہنا ہے کہ حنفی نماز محمدی نماز ہے، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے، لہٰذا اس کو حدیث کے خلاف کہنا حقیقت پر پردہ ڈالنے کے سوا کچھ نہیں۔

(۱) قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللهُ أَكْبَرُ۔ (ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۸۰۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو قبلہ رخ ہو کر ہاتھوں کو اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے تھے۔

(۲) تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں؟

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ إِبْهَامَاهُ تُحَاذِيْ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ۔ (نسائی: ۸۸۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھ کانوں تک اتنا اٹھاتے تھے کہ آپ کے دونوں انگوٹھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کانوں کی لو کے برابر ہو جاتے۔

(۳) تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھ کیسے اٹھائے جائیں؟

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ فَلْيَرْفَعْ يَدَيْهِ، وَلْيَسْتَقْبِلْ بِبَاطِنِهِمَا الْقِبْلَةَ، فَإِنَّ اللهَ أَمَامَهُ۔ (طبرانی اوسط: ۷۸۱۰)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی تکبیر کہے تو اسے چاہیے کہ اپنے دونوں ہاتھ کو اٹھائے اور ان کا اندرونی حصہ (یعنی ہتھیلیوں کا رخ) قبلہ کی طرف کرے۔

(۴) ہاتھ کیسے باندھیں؟

ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَ الرُّسْغِ وَ السَّاعِدِ۔

(ابوداؤد شریف: ۷۲۷)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت گٹے اور کلائی پر رکھا۔

(۵) ہاتھ کہاں باندھے جائیں؟

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَضَعَ يَمِيْنَهُ عَلٰى شِمَالِهِ فِي الصَّلاَةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۹۵۹)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے ہوئے تھے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلاَةِ وَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔ (ابوداؤد: ۷۵۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

(۶) ثنا پڑھنا: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ لاَ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ (نسائی: ۸۹۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ

وَ تَعَالیٰ جَدُّکَ وَلاَ اِلٰہَ غَیرُکَ"۔ اے اللہ! تو شریکوں سے پاک ہے، بے عیب ہے، تیری تعریف کرتا ہوں، تیرے نام میں بڑی برکت ہے، تیری شان سب سے اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں۔

(۷) تعوّذ: اللہ پاک کا ارشاد ہے: "فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ"۔ (النحل: ۹۸) ترجمہ: جب تم قرآن مجید پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ پاک کی پناہ مانگ لیا کرو۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ: "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ"۔ (مصنف عبدالرزاق: ۲۵۸۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلاوت سے پہلے "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ" پڑھا کرتے تھے۔

(۸) تسمیہ: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ صَلاَتَہٗ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ" (ترمذی: ۲۴۵)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز کا افتتاح "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ" سے کرتے تھے۔

(۹) ثناء، تعوذ، تسمیہ، آمین اور تحمید کا آہستہ کہنا:

خَمْسٌ یُخْفِینَ: سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ، وَالتَّعَوُّذُ، وَبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ، وَآمِین، وَاللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ (مصنف عبدالرزاق: ۲۵۹۷)

مشہور تابعی حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں آہستہ آواز میں کہیں گے۔ ثناء، تعوذ، تسمیہ، آمین اور تحمید۔

(۱۰) فاتحہ اور سورت کا ملانا: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ صَلاَةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا" قَالَ سُفْيَانُ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ۔ (ابوداؤد: ۸۲۲)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو فاتحہ اور اس سے زائد نہ پڑھے۔ حدیث کے راوی حضرت سفیان کہتے ہیں کہ یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو اکیلے نماز پڑھ رہا ہو۔

(۱۱) قرأت کے وقت مقتدیوں کا خاموش رہنا۔

ارشاد ربانی ہے: ''وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَأَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔
اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔
(الاعراف)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قال: قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، فَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا"۔ (ابن ماجہ: ۸۴۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو اور جب وہ تلاوت کرے تو تم خاموش رہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے: ''جب تم میں سے کوئی شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کے لیے امام کی قرأت ہی کافی ہے اور جب اکیلے نماز پڑھے تو اسے قرأت کرنی چاہیے۔

حضرت نافعؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔ (موطا امام مالک: ۳۵۱)

(۱۲) مقتدیوں کو خاموش رہنے کا حکم سری و جہری تمام نمازوں میں

ہے: ''عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَكْفِيْكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ خَافَتْ أَوْ جَهَرَ''۔ (دارقطنی: ۱۲۵۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ تمہارے لیے امام کی قرأت ہی کافی ہے خواہ امام ہلکی آواز میں پڑھے یا بلند آواز میں۔ قَالَ عُمَرُ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ''تَكْفِيْكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ''۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۸۸۴)
حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے لیے امام کی قرأت ہی کافی ہے۔

(۱۳) آمین آہستہ کہنا۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے: أُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَ خُفْيَةً اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ''۔ (الاعراف: ۸) ترجمہ: تم اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ چپکے چپکے پکارا کرو، یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

مذکورہ آیت میں اللہ پاک نے آہستہ دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور آمین کہنا بھی ایک دعا ہے، چنانچہ حضرت عطار حمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آمین کہنا دعا ہے۔ (بخاری شریف: ۱/۱۶۵)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور جب سورہ فاتحہ ختم کی تو آہستہ آواز میں آمین کہی۔ (مسند احمد بن حنبل: ۱۸۸۵۴)

(۱۴) سورہ کا ملانا صرف پہلی دو رکعتوں میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةٍ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ (ابن ابی شیبۃ: ۳۷۴۱)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھتے تھے اور آخری دو رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔

(۱۵) رکوع کرنا۔ اللہ پاک کا فرمان ہے: ''وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ''۔

(سورہ بقرہ: ۴۳) ترجمہ: اور رکوع کرنے والے کے ساتھ رکوع کرا۔

ایک معروف حدیث جو''حدیث اعرابی'' کے نام سے مشہور ہے اس میں مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اعرابی کو جس نے جلدی جلدی نماز پڑھی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے نماز سکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً''۔ یعنی قرأت سے فارغ ہوکر اطمینان سے رکوع ادا کرو۔

(۱۶) رکوع میں سر کو کمر کے برابر سیدھا رکھنا چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ، وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ۔ (مسلم: ۴۹۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع فرماتے تو نہ اپنے سر کو اونچا رکھتے اور نہ نیچا، بلکہ دونوں کے درمیان یعنی برابر رکھتے تھے۔

(۱۷) رکوع میں ہاتھوں کو پہلو سے الگ اور انگلیاں کشادہ رکھنی چاہیے۔

يَا بُنَيَّ! إِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ، وَفَرِّجْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ، وَارْفَعْ يَدَيْكَ عَنْ جَنْبَيْكَ''۔ (طبرانی اوسط: ۵۹۹۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے میرے بیٹے! جب تم رکوع کرو تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنے پر رکھو اور اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھو اور اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے الگ رکھو۔

(۱۸) رکوع کی تسبیحات اور اس کی تعداد:

إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ، فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهِ ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهُ، وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ۔ (ترمذی: ۲۶۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی رکوع کرے اور اپنے رکوع میں تین مرتبہ یہ کہے "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" تو اس نے اپنا رکوع مکمل کرلیا، اور یہ کم سے کم مقدار ہے۔

(۱۹) قومہ میں اطمینان سے ساتھ کھڑے ہونا۔

رَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوٰی جَالِساً حَتّٰی یَعُوْدَ کُلُّ فَقَارٍ مَکَانَہٗ۔
(بخاری تعلیقا: ۱/۱۵۹)

حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ جسم کا ہر جوڑ اپنی جگہ لوٹ آیا۔

(۲۰) رکوع سے کھڑے ہوتے ہوئے امام تسمیع اور تحمید اور منفرد صرف تحمید کہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ۔ (دارمی: ۱۳۴۹)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم "رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ" کہو۔ دوسری روایت بخاری شریف میں حدیث نمبر ۷۸۹ پر ہے۔

(۲۱) سجدہ میں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھنا چاہئے

حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِہٖ الْقِبْلَةَ"۔ آپ ﷺ نے سجدہ میں اپنی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھا۔ (صحیح ابن خزیمہ: ۱۴۳)

صحیح ابن حبان کی روایت جس میں (پاؤں کی انگلیاں بھی قبلہ رخ ہونا چاہیے) ذکر ہے۔ "وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ رِجْلَیْہِ الِی الْقِبْلَةَ"۔ آپ ﷺ نے سجدہ میں اپنے پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف فرمایا۔ (صحیح ابن حبان: ۱۸۶۹)

(۲۲) سجدہ میں دونوں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہونی چاہیے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں۔ ''وَإِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ، وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ''۔

جب تم سجدہ کرو تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر اور کہنیوں کو اٹھا کر رکھو۔ (صحیح ابن خزیمہ: ۶۵۶)

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں۔ اس کا چہرہ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

(۲۳) سجدہ میں ہاتھ کانوں کے برابر ہونے چاہیے

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سجدہ کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''ثُمَّ سَجَدَ، فَكَانَتْ يَدَاهُ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ''۔

یعنی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ آپ کے دونوں کانوں کے برابر میں تھے۔ (مسند احمد: ۱۸۸۶۹)

(۲۴) سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونی چاہیے

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ۔ (صحیح ابن خزیمہ: ۶۴۲)

حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیوں کو ملا لیتے۔

(۲۵) سجدہ میں جانے کا طریقہ

عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُوْدِ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

(ابن ماجہ:۸۸۲)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے سجدہ میں جاتے ہوئے اپنے گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھا اور سجدہ سے کھڑے ہوتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھایا۔

(۲۶) سجدہ میں زمین پر سات اعضاء رکھنے چاہیے۔

عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ أَطْرَافٍ: وَجْهُهُ، وَكَفَّاهُ، وَرُكْبَتَاهُ، وَقَدَمَاهُ۔ (رواہ مسلم:۴۹۱)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کی انھوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں: اس کا چہرہ، دونوں ہتھیلیاں، دو گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

(۲۷) رکوع میں جاتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے رفع یدین نہ کرنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَلاَ أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلاَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَصَلِّيْ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلاَّ مَرَّةً وَاحِدَةً۔ (نسائی:۱۰۵۸، ابوداؤد:۷۴۸)

نبی کریم ﷺ کے سفر و حضر کے ساتھی حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ ایک دفعہ لوگوں سے فرمانے لگے، میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز کا طریقہ نہ بتاؤں؟ اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور صرف ایک مرتبہ تکبیر میں ہاتھ کو اٹھایا۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَفَعَ یَدَیْهِ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاۃَ، ثُمَّ لَمْ یَرْفَعْهُمَا حَتّٰی انْصَرَفَ۔ (ابوداؤد:۷۵۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے شروع میں اپنے ہاتھ اٹھائے پھر فارغ ہونے تک دوبارہ نہیں اٹھائے۔

(۲۸) سجدہ میں دونوں ہاتھ پہلوؤں سے الگ ہونے چاہئے

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''ثُمَّ یَقُوْلُ: اللّٰہُ أَکْبَرُ ثُمَّ یَهْوِیْ اِلَی الْأَرْضِ فَیُجَافِیْ یَدَیْهِ عَنْ جَنْبَیْهِ''۔ (ابوداؤد:۷۳۰)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (سجدہ میں جانے کے لیے) اللہ اکبر کہا اور زمین پر سجدہ کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے الگ رکھا۔

(۲۹) سجدہ کی تسبیحات اور اس کی تعداد

وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِیْ سُجُوْدِهٖ: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِکَ أَدْنَاهُ۔ (ترمذی:۲۶۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے اور اپنے سجدہ میں تین مرتبہ یہ کہے: ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی'' تو اس نے اپنا سجدہ مکمل کرلیا، اور یہ کم سے کم مقدار ہے۔

(۳۰) جلسہ میں سکون اور اطمینان سے بیٹھنا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو نماز کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِساً، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً''۔ (بخاری شریف:۷۹۳)

پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو، پھر اطمینان کے ساتھ بیٹھو، پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔

(۳۱) دوسرے سجدہ کے بعد جلسۂ استراحت نہ کرنا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اعرابی کو نماز سکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا: "ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلَاتِکَ کُلِّهَا"۔

(رواہ البخاری: ٦٦٦٧)

پھر تم اطمینان کے ساتھ دوسرا سجدہ کرو، پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہوجاؤ، پھر یہی کام اپنی ساری نماز میں کرو۔

(۳۲) دوسری رکعت میں ثناء، تعوذ نہیں ہے

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ اِسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَلَمْ یَسْکُتْ۔ (رواہ مسلم: ۵۹۹)

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے شروع فرماتے اور ثناء کے لیے خاموشی نہ فرماتے۔

(۳۳) ہر دو رکعت میں قعدہ کیا جائے گا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "وَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ اَلتَّحِیَّةَ" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دو رکعت میں التحیات پڑھا کرتے تھے۔ (مسلم شریف: ۴۹۸)

(۳۴) جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا ہو اور دایاں پاؤں کھڑا ہو

نماز میں بیٹھنا خواہ دو سجدوں کے درمیان ہو یا قعدہ میں، سب کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھا جائے اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا رکھا جائے کہ اس کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور دونوں ہاتھ سامنے کی جانب دائیں بائیں ران پر ہوں،

مندرجہ ذیل احادیث میں اس کی تصریح ملاحظہ فرمائیں:

مِنَ سنَّةِ الصَّلاَةِ أنْ تُضجِعَ رِجلَکَ الْیُسْریٰ وَ تَنْصُبَ الْیُمْنیٰ۔ قَالَ: وَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إذَا جَلَسَ فِی الصَّلاَةِ أضْجَعَ الْیُسْریٰ وَ نَصَبَ الْیُمْنیٰ۔ (صحیح ابن خزیمہ:۶۷۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کی سنت میں سے یہ ہے کہ تم اپنے بائیں پاؤں کو بچھاؤ اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھو۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز میں بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے۔ (ابوداؤد: ۷۸۳)

(۳۵) قعدہ میں دائیں پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہونا چاہیے

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ: "ثُمَّ جَلَسَ فَأَفْتَرَشَ رِجلَهُ الْیُسْریٰ وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْیُمْنیٰ عَلٰی قِبْلَتِہٖ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھایا اور دائیں پاؤں کے حصے (یعنی انگلیوں) کا رخ قبلہ کی طرف کیا۔ (ابوداؤد: ۹۶۳)

(۳۶) قعدہ میں دونوں ہاتھ دائیں بائیں ران پر ہونے چاہیے

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إذَا قَعَدَ یَدْعُوْ، وَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنیٰ عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنیٰ، وَیَدَهُ الْیُسْریٰ عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْریٰ۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد پڑھنے بیٹھتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے۔ (مسلم شریف: ۵۷۹)

(۳۷) تشہد کے کلمات

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشہد کے کلمات اس طرح سکھائے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے ہیں اور اس وقت میرا ہاتھ آپ کے ہاتھوں میں تھا۔ اور وہ کلمات یہ ہیں:

أَلتَّحِيَاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ أَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔ (بخاری:٦٢٦٥)

(۳۸) قعدہ اولیٰ میں صرف تشہد پڑھا جائے گا

ثُمَّ اِنْ كَانَ فِيْ وَسطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهٖ، وَاِنْ كَانَ فِيْ اٰخِرِهَا دَعَا بَعْدَ تَشَهُّدِهٖ بِمَا شَاۤءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَ، ثُمَّ يُسَلِّمُ۔ (ابن خزیمہ:٧٠٨)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ جب وہ نماز کے درمیان (قعدۂ اولیٰ میں) ہوتے تو تشہد سے فارغ ہونے کے بعد کھڑے ہوجاتے اور جب قعدۂ اخیرہ میں ہوتے تو تشہد کے بعد جتنا اللہ چاہتے آپ دعا کرتے پھر سلام پھیر لیتے۔

(۳۹) تشہد کو آہستہ پڑھنا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفِيَ التَّشَهُّدَ"۔ یعنی تشہد کا آہستہ پڑھنا سنت ہے۔ (ابوداود:٩٨٦)

(۴۰) تشہد میں انگلی سے اشارہ کا طریقہ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ فرماتے ہیں: "قَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَ حَلَّقَ حَلْقَةً وَ رَأَيْتُهُ يَقُوْلُ۔ وَ حَلَّقَ بِشْرُ الْاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى وَ أَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو

انگلیوں (یعنی چھوٹی اور اس سے متصل انگلی) کو بند کیا اور (درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے) حلقہ بنایا اور میں نے ان کو اس طرح اشارہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر بشر نے انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنایا اور انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔ (ابوداؤد شریف: ۷۲۶)

(۴۱) اشارہ میں انگلی کا نہ ہلانا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ أَنَّہٗ ذَکَرَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُشِیْرُ بِاِصْبَعِہٖ اِذَا دَعَا وَلَا یُحَرِّکُھَا۔ (ابوداود: ۹۸۹)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشہد پڑھتے تو انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اسے حرکت دیتے نہیں رہتے تھے۔

(۴۲) درود شریف

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: یارسول اللہ! ہم نے آپ پر سلام کا طریقہ سیکھ لیا ہے، درود کیسے بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (بخاری: ۳۳۷۰)

(۴۳) درود شریف کے بعد کی ایک خاص دعا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی۔ یارسول اللہ! مجھے ایسی دعا بتلایئے جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا تلقین فرمائی: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ (بخاری: ۶۳۲۶)

(۴۴) سلام پھیرنا

نماز کا اختتام سلام کے ساتھ ہونا چاہیے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''وَ کَانَ یَخْتِمُ الصَّلَاۃَ بِالتَّسْلِیْمِ''۔ نبی کریم ﷺ نماز کو سلام پر ختم فرمایا کرتے تھے۔ (مسلم شریف: ۴۹۸)

(۴۵) نماز کے بعد کی دعا

عَنْ أَبِیْ أُمَامَۃَ، قَالَ: قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! أَیُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفَ اللَّیْلِ الْأٰخِرِ، وَ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ''۔ (ترمذی: ۳۴۹۹)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری پہر اور فرض نمازوں کے بعد۔

مستدرک حاکم میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد بھی منقول ہے: ''لَمَا یَجْتَمِعُ مَلَأٌ فَیَدْعُوْ بَعْضُھُمْ وَ یُؤَمِّنُ الْبَعْضُ اِلاَّ أَجَابَھُمُ اللّٰہُ''۔ یعنی جب کوئی جماعت جمع ہو اور ان میں سے بعض دعا کریں اور دوسرے لوگ اس دعا پر آمین کہیں تو اللہ پاک ان کی دعا کو قبول کر لیتے ہیں۔ (مستدرک حاکم: ۵۴۷۸)

(۴۶) وتر کی نماز

وتر کی تین رکعتیں ایک سلام کے ساتھ ہیں اور ان کے درمیان سلام کا فصل بھی نہیں ہے۔ ''عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ، لَا یُسَلِّمُ اِلاَّ فِیْ آخِرِھِنَّ''۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ تین رکعتیں وتر پڑھتے اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا کرتے تھے۔ (مستدرک حاکم: ۱۱۴۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر کی نماز تین رکعتیں ہیں جیسا کہ

دن کی وتر یعنی مغرب کی نماز تین رکعات ہیں۔ (ابن ابی شیبہ: ۷۶۱۵)

وتر کی نماز پڑھنا واجب ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے، تین باریوں ہی فرمایا۔ لہٰذا وتر کی نماز کو کبھی نہ چھوڑو۔ (مسند احمد، ابوداؤد)

وتر کی نماز کی مسنون قرأت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی ایک ایک رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی شریف: ۴۶۲)

وتر میں دعائے قنوت رکوع سے پہلے ہے

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يُوْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔ (رواہ ابن ماجہ: ۱۱۸۲)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر پڑھتے تو رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

دعاء قنوت کے الفاظ

أَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْکَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْکَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُکَ وَ لَا نَكْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ يَفْجُرُکَ، أَللّٰهُمَّ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ لَکَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْکَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰى عَذَابَکَ، اِنَّ عَذَابَکَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔ (ابوداؤد: ۸۹)

اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے ہی معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں، اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ الٰہی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں

اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور تیری ہی رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

رمضان المبارک میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھی جائے گی

عَنْ أَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ النَّاسَ فِيْ رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً، وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷۶۸۵)

حضرت حارث رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ رمضان شریف میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

وتر کے بعد کی دو رکعتیں

وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعدد روایات میں ثابت ہے۔ چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ۔ (ترمذی: ۴۷۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

دوسری روایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ان میں سورۃ الزلزال اور سورۃ الکافرون پڑھتے تھے۔ (سنن کبریٰ بیہقی: ۴۸۲۳)

تحیۃ الوضوء

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ظاہر و باطن کی تمام توجہ ان دو رکعت کی طرف ہو تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (مسلم شریف: ۱/۱۲۲)

تحیۃ المسجد

جب کوئی مسلمان مسجد میں داخل ہو تو مستحب یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔ (بخاری شریف: ۱/ ۶۳)

نماز اشراق

اشراق کا وقت سورج طلوع ہونے کے پندرہ منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی پھر سورج نکلنے تک وہیں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھ گیا، پھر سورج نکل آیا تو اس نے دو رکعت پڑھیں تو اس کے لیے ایک مکمل حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ "مکمل" کا لفظ تین بار ارشاد فرمایا۔ (ترمذی شریف ۱/ ۱۳۰)

نماز چاشت

دس گیارہ بجے جب سورج خوب روشن اور چمک دار ہو جائے تو اس وقت نماز چاشت ادا کی جائے گی۔ چاشت کی نماز دو رکعت سے لے کر بارہ رکعت تک ثابت ہے، اگر کوئی دو رکعت بھی پڑھ لے تو اس کو بھی چاشت کی نماز کا ثواب ملے گا۔ بہتر یہ ہے کہ چار یا آٹھ رکعت پڑھی جائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاشت کی ۱۲/ رکعات پڑھتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں ایک سونے کا محل تیار کرتے ہیں۔ (ترمذی شریف: ۱/ ۱۰۸)

نمازِ اوّابین

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعت (اوّابین کی نماز) پڑھے گا اور ان کے درمیان کوئی غلط بات زبان سے نہ نکالے گا تو یہ چھ رکعات ثواب میں اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر قرار پائیں گے۔ (ترمذی شریف: ۱/ ۹۸)

نمازِ تہجد

تہجد کی نماز کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے، ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔ (مسلم شریف: ۱/ ۳۶۸)

ایک دوسری حدیث میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم رات میں عبادت کرنے کو لازم پکڑو، اس لیے کہ یہ تم سے پہلے گزرے ہوئے نیک لوگوں کی عادت ہے، تم کو تمہارے پروردگار سے قریب کرنے کا ذریعہ ہے، تمہارے گناہوں کی معافی کا سبب ہے اور گناہوں سے روکنے والی عبادت ہے۔ (مشکوٰۃ شریف: ۱۰۹)

تہجد کی نماز کا افضل وقت آدھی یا اخیر شب ہے، تاہم اس کے لیے سونا ضروری نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کوئی سونے سے پہلے تہجد کی نوافل پڑھ لے تو اسے بھی تہجد کی فضیلت حاصل ہو جائے گی، نیز اخیر شب میں اٹھنے کا غالب گمان نہ ہو تو عشاء کے بعد چند رکعات تہجد کی نیت سے پڑھ لینی چاہیے۔ (شامی ۲/ ۴۶۷)

تہجد میں کم از کم دو رکعت ہے اور زیادہ سے زیادہ ۱۲/ رکعات تک کا ثبوت ہے۔ (بخاری شریف: ۳۷)

صلاۃ التسبیح

یہ ایک خاص نماز ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا جان حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بہت اہتمام سے سکھلائی تھی اور فرمایا تھا کہ یہ نماز ہر طرح سے چھوٹے بڑے، دانستہ یا نا دانستہ، پوشیدہ اور علانیہ، گناہوں سے مغفرت اور مشکلات کے حل کا مؤثر ذریعہ ہے، نیز

تاکید فرمائی تھی کہ اگر ممکن ہو تو روزانہ، ورنہ ہفتہ میں، ورنہ مہینہ میں، ورنہ سال میں، اور یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لینا۔ (ابوداؤد: ۱۲۹۷)

صلاۃ التسبیح پڑھنے کے دو طریقے ہیں۔ ذیل میں ایک آسان طریقہ درج کیا جا رہا ہے۔ یہ طریقہ حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ سے مروی ہے اس کی ترتیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں ثناء پڑھنے کے بعد "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ أَکْبَرُ" پڑھیں۔ اس کے بعد سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ ملائی جائے، اس کے بعد رکوع میں جانے سے قبل ۱۰ ار مرتبہ مذکورہ کلمات کہے جائیں۔ اس کے بعد رکوع میں مقررہ تسبیح "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" پڑھنے کے بعد مذکورہ کلمات ۱۰ ار مرتبہ پڑھیں، پھر قومہ میں ۱۰ ار مرتبہ، پھر سجدہ میں ۱۰ ار مرتبہ، پھر جلسہ میں ۱۰ ار مرتبہ، پھر دوسرے سجدہ میں ۱۰ ار مرتبہ۔ اس طرح ایک رکعت میں ۷۵ ر مرتبہ تسبیحات کی تعداد پوری ہو رہی ہے۔ بقیہ تین رکعت کو اسی ترتیب پر پوری کریں۔ اس طرح چار رکعت میں تین سو کی تعداد پوری ہو جائے گی۔ (ترمذی شریف)

سورج گرہن کی نماز

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جس دن (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو سورج گرہن لگا۔ لوگوں نے کہا کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے سورج گرہن لگا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ، لاَیَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَیَاتِہٖ، فَاِذَا رَأَیْتُمُوْھَا فَافْزَعُوْا اِلَی الصَّلاَۃِ۔ (رواہ مسلم: ۹۰۱)

بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کے مرنے جینے سے ان کو گرہن نہیں لگتا، پس جب تم ان نشانیوں کو دیکھو تو نماز پڑھو۔

نماز کسوف کا طریقہ

جب سورج گرہن ہو جائے تو کم از کم دو رکعت نماز با جماعت ادا کرنا مسنون ہے (دو سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں اور اگر جماعت کا موقع نہ ملے تو اکیلے اکیلے بھی پڑھ سکتے ہیں) ان میں بہت لمبی قرأت ہو، لمبا رکوع اور سجدہ بھی خوب دیر تک ہو اور دعا میں خوب تضرع اور گریہ وزاری ہو۔

نماز خسوف کا طریقہ

کسوف کا معنی سورج گرہن اور خسوف کا معنی چاند گرہن ہے۔ چاند گرہن کے وقت بھی نماز پڑھنا مسنون ہے مگر جماعت کے ساتھ نہیں بلکہ الگ الگ انفرادی طور پر اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں۔

نماز استسقاء

نماز استسقاء یعنی بارش طلب کرنے کے لیے نماز پڑھنا اور دعا مانگنا۔ اگر کسی علاقہ میں بارش نہ ہونے اور آب رسانی کے اسباب مفقود ہونے کی وجہ سے قحط سالی کی نوبت آجائے تو وہاں کے لوگوں کے لیے با جماعت نماز استسقاء پڑھنا اور بارش کی دعا مانگنا مستحب ہے۔ بہتر ہے کہ نماز استسقاء کے لیے عید گاہ یا کسی بڑے میدان میں جمع ہونے کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ مسند احمد کی روایت میں ہے کہ "ایک روز جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارش طلب کرنے کے لیے کھلے میدان میں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذان و اقامت کے بغیر دو رکعت نماز پڑھائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ پاک سے دعا مانگی، دعا کرتے وقت اپنا چہرہ قبلہ کی طرف پھیر لیا پھر اپنی چادر اس طرح الٹ لی کہ دایاں حصہ بائیں طرف اور بایاں حصہ

دائیں طرف کرلیا۔ (مسند احمد)

استسقاء کی خاص دعا

استسقاء کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کے متعدد کلمات ثابت ہیں، جن میں سے درج ذیل کلمات یاد رکھنے کے قابل ہیں: أَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا مَرِيئًا طَبَقًا غَدَقًا عَاجِلاً غَيْرَ رَائِثٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ"۔ اے اللہ! ہمیں ایسی بارش سے سیراب فرمائیے جو مصیبت دفع کرنے والی اور ظاہری وباطنی طور پر سودمند ہو اور سرسبزی وشادابی لانے کا ذریعہ ہو اور خوب جل تھل کرنے والی ہو اس کا نفع جلد ظاہر ہو اور جو ہر اعتبار سے نفع بخش ہو اس میں نقصان کا کوئی پہلو نہ ہو۔

بیس رکعت تراویح

رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح امت کا ایک اجماعی اور اتفاقی مسئلہ ہے، اس میں ۸ رکعت کا قول اختیار کرنا کسی بھی امام کا مسلک نہیں اور نہ ہی صحابہ وتابعین وتبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بھی اس کا کوئی قائل رہا ہے۔

تراویح کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عمل

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ۔ (طبرانی کبیر: ۱۲۱۰۲، ابن ابی شیبہ: ۷۶۹۲)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان میں بیس رکعتیں اور وتر پڑھاتے تھے۔

تراویح کے بارے میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل

عَنْ يَزِيْدِ بْنِ رُوْمَانَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِثَلاثَةٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً فِيْ رَمَضَانَ۔ (موطا امام مالک: ۲۸۱)

حضرت یزید بن رومان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں رمضان کے اندر (وتر سمیت) ۲۳/رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے، حضرت یحیٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائیں۔

مرد وعورت کی نماز کا فرق

آج کل ایک نیا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ کچھ لوگ یہ غلط فہمی پھیلاتے ہیں کہ مرد وعورت کی نماز کا فرق احادیث سے ثابت نہیں، دونوں کی نماز کا طریقہ ایک ہی ہے، حالانکہ یہ حقیقت کے خلاف ہے کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد وعورت کی نماز کا فرق بیان فرمایا ہے:

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ الْأَوَّلُ، وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ الصَّفُّ الْأَخِيْرُ، وَكَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ أَنْ يَتَجَافُوْا فِيْ سُجُوْدِهِمْ وَيَأْمُرُ النِّسَاءَ يَنْخَفِضْنَ فِيْ سُجُوْدِهِنَّ وَكَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ أَنْ يَفْرِشُوْا الْيُسْرىٰ وَيَنْصِبُوْا الْيُمْنىٰ فِي التَّشَهُّدِ، وَيَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يَتَرَبَّعْنَ وَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لاَ تَرْفَعْنَ أَبْصَارَكُنَّ فِيْ صَلَاتِكُنَّ تَنْظُرْنَ إِلىٰ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ۔
(سنن کبریٰ بیہقی: ۳۱۹۸)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کی سب سے بہترین صف پہلی اور عورتوں کی سب سے بہترین صف آخری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردوں کو کھل کر سجدہ کرنے کا حکم دیتے تھے اور عورتوں کو سمٹ کر سجدہ کرنے کا حکم دیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردوں کو اس بات کا حکم دیا کرتے تھے کہ وہ تشہد میں اپنے پاؤں کو بچھا کر دایاں پاؤں کھڑا کریں اور عورتوں کو اس بات کا حکم دیا کرتے تھے کہ وہ سمٹ کر یعنی تورک کے ساتھ زمین پر سرین رکھ کر بیٹھیں اور فرماتے: اے عورتو! تم لوگ اپنی آنکھوں کو اٹھایا مت کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری نگاہ مردوں کے ستر پر پڑ جائے۔

اس کے علاوہ بھی بہت ساری احادیث میں جو ”مرد و عورت کی نماز میں فرق“ ہے واضح طور پر بیان کرتی ہیں جس کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے۔

نماز میں عورتوں کی مخصوص صورتیں

۱۔ عورتوں کو خواہ سردی وغیرہ کا عذر ہو یا نہ ہو بہر حال چادر یا دوپٹہ وغیرہ کے اندر ہی سے ہاتھ اٹھانا چاہیے، ہاتھوں کو باہر نہیں نکالنا ہے تکبیر تحریمہ کے وقت۔

۲۔ عورتوں کو قیام کی حالت میں دونوں پاؤں ملے ہوئے رکھنے چاہیے اس طرح کہ ان میں فاصلہ نہ ہو اور اسی طرح رکوع و سجود میں بھی ٹخنے ملا کر رکھنے چاہیے۔

۳۔ عورتوں کو تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے صرف اپنے کندھے کے برابر ہاتھ اٹھانا چاہیے۔

۴۔ عورت کو تکبیر تحریمہ کے بعد سینے پر چھاتی کے نیچے یا اوپر ہاتھ رکھنے چاہیے۔

۵۔ عورت کو رکوع میں زیادہ جھکنا نہیں چاہیے بلکہ اتنا جھکے کہ اس کے ہاتھ گھٹنے تک پہنچ جائیں۔

۶۔ عورت کو رکوع میں اپنی کہنیاں اپنے پہلوؤں میں سے ملی ہوئی رکھنی چاہیے یعنی سمٹی ہوئی رہیں۔

۷۔ عورت کو سجدہ میں کہنیاں زمین پر بچھی ہوئی رکھنی چاہیئے۔

۸۔ سجدہ میں دونوں پاؤں انگلیوں کے بل کھڑے نہیں رکھنا چاہیے بلکہ دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھے اور خوب سمٹ کر اور سکڑ کر سجدہ کرے یعنی سرین نہ اٹھائے۔

۹۔ سجدہ میں پیٹ رانوں سے ملا ہوا ہونا چاہیے یعنی پیٹ کو رانوں پر بچھا دے۔

۱۰۔ قعدہ میں بیٹھتے ہوئے مردوں کے برخلاف دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا چاہیے یعنی سرین زمین پر رہے پاؤں پر نہ رکھے، اس کے علاوہ بھی بہت سارے فرق ہیں جو بڑی بڑی کتابوں میں مذکور ہیں۔

عیدین کی نماز

اسلام میں دو عیدیں ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ عید الفطر کی نماز رمضان کے روزوں کے اختتام کے بعد یکم شوال کو ادا کی جاتی ہے، جب کہ عید الاضحیٰ کی نماز دس ذی الحجہ کو ادا کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی عید نہیں ہے۔ چنانچہ مسلم شریف کی روایت میں موجود ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ دو دنوں میں کھیلا کرتے تھے، خوشیاں مناتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "قَدْ أَبْدَ لَكُمُ اللهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهَا، يَوْمَ النَّحْرِ وَ يَوْمَ الْفِطْرِ۔ (الجامع: ۱۱۰۹۴۱) یعنی اللہ پاک نے تمہیں ان دو دنوں کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن عطا فرمائے ہیں۔ قربانی کا دن (عید قربان) اور افطاری کا دن (یعنی عید الفطر)۔

اس حدیث کو امام احمد، ابوداؤد اور امام نسائی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل فرمایا ہے۔

عیدین کی نمازوں کا طریقہ ایک ہی ہے، البتہ نیت کا فرق ہے۔ عید الاضحیٰ میں عید الاضحیٰ کی نیت کرے اور عید الفطر میں عید الفطر کی، اور نیت دل کے ارادے کا نام ہے بس۔ طریقہ نماز ملحوظ فرمائیں۔

عیدین کی نماز کا طریقہ

تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھیں پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں اس طرح تین مرتبہ کہیں لیکن تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ چھوڑیں بلکہ حسب دستور ناف پر ہاتھ باندھ لیں۔

پھر امام تعوذ وتسمیہ آہستہ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ جہر سے پڑھے اور مقتدی خاموش رہیں، پھر رکوع وسجود کریں۔ ایک رکعت مکمل کرلیں پھر جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں تو امام پہلے سورہ فاتحہ اور سورہ جہراً پڑھے اور مقتدی خاموش رہیں، قرأت ختم ہو جانے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے امام چار تکبیریں کہے، پہلی تین تکبیر زائد تکبیر ہے ان تینوں تکبیروں میں ہاتھ کانوں تک لے جا کر چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے بغیر رکوع میں جائیں اور دستور کے مطابق نماز پوری کرلیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں ہیں، تین تکبیر پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ وثناء کے بعد اور تین تکبیر دوسری رکعت میں رکوع میں جانے سے پہلے۔

عید کی سنتیں

۱۔ غسل کرنا۔

۲۔ حسب استطاعت نئے کپڑے پہننا۔

۳۔ خوشبو لگانا۔

۴۔ کھجور یا شیرینی کھانا۔

۵۔ عیدگاہ پیدل جانا اور ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا۔

۶۔ راستہ میں تکبیریں أَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ پڑھتے ہوئے جانا۔

۷۔ خطبہ غور سے سننا۔ (بخاری شریف: ۹۵۳۰، ابن ماجہ: ۱۳۰۰)

۸۔ عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا۔ (نسائی شریف، ترمذی شریف)

اسلام میں جمعہ کے دن کی اہمیت

اسلامی شریعت میں جمعہ کے دن کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''سورج جن دنوں پر طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی دن انھیں جنت میں بھیجا گیا، اسی دن وہ جنت سے باہر تشریف لائے اور قیامت بھی اسی دن قائم ہوگی۔ (مشکوٰۃ شریف: ۱/۱۱۹) ایک روایت میں ہے کہ ''جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی بڑھ کر ہے''۔ (مشکوٰۃ شریف: ۱/۱۲۰) نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے جس میں کوئی بھی مسلمان اللہ سے جو بھلائی مانگے تو اللہ پاک اسے ضرور اس خیر سے نوازتے ہیں''۔ (متفق علیہ)

مسائل نماز جمعہ: جمعہ کس پر فرض ہے؟

جمعہ کی نماز کی فرضیت اس شخص پر ہے جس میں مندرجہ ذیل ۹/شرائط پائی جائیں:

۱۔ بڑی آبادی میں مقیم ہونا۔ (چھوٹے گاؤں دیہات میں رہنے والوں پر جمعہ فرض نہیں)

۲۔ تندرست ہونا۔ (مریض شخص پر جمعہ فرض نہیں)

۳۔ آزاد ہونا۔ (غلام پر جمعہ فرض نہیں)

۴۔ مرد ہونا۔ (عورتوں پر جمعہ فرض نہیں)

۵۔ عاقل بالغ ہونا۔ (بچہ اور پاگل پر جمعہ فرض نہیں)

۶۔ بینا ہونا۔ (نابینا پر جمعہ فرض نہیں)

۷۔ چلنے پر قادر ہونا۔ (اپاہج پر جمعہ فرض نہیں)

۸۔ قیداور خوف نہ ہونا۔ (قیدی اور گرفتاری کے خوف سے چھپنے والے پر جمعہ فرض نہیں)
۹۔ سخت بارش اور کیچڑ نہ ہونا۔ (سخت بارش کی وجہ سے ترک جمعہ کی رخصت ہے)
تاہم مذکورہ اعذار کے باوجود اگر کوئی شخص جمعہ ادا کرے تو اس کا جمعہ فریضۂ وقت کے بطور ادا ہو جائے گا۔ (تنویر الابصار: ۳/۲۶-۲۹)

رکعات نماز جمعہ

جمعہ کے دن ظہر کے وقت نماز ظہر کے بجائے نماز جمعہ پڑھتے ہیں جس کی بارہ رکعتیں ہیں، پہلے چار سنتیں، پھر دو فرض امام کے ساتھ، پھر چار سنتیں، پھر دو سنتیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعاً وَبَعْدَهَا أَرْبَعاً، وَيَرْوِيْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّهُ أَمَرَ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَرْبَعاً"۔ (نسائی: ۱/۲۰۱، سنن ابن ماجہ: ۱/۷۹، سنن ابی داؤد: ۱/۱۶۷، سنن ترمذی: ۱/۶۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے بھی چار رکعت پڑھتے تھے اور بعد میں بھی، اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حکم دیا کہ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھی جائیں پھر چار۔

بخاری و مسلم کی ایک روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (بخاری: ۱/۱۲۸، مسلم: ۱/۲۸۶)۔ خلاصہ یہ ہے کہ نماز جمعہ کے بعد چھ سنتیں ہیں اور نماز جمعہ سے پہلے چار۔ (فتح القدیر: ۲/۳۹، البحر الرائق: ۲/۴۹، بدائع الصنائع: ۱/۲۳)

نماز جنازہ

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، اگر کچھ لوگ پڑھ لیں تو فرض ادا ہو جاتا ہے۔ تاہم جس قدر بھی آدمی زیادہ ہوں اسی قدر میت کے حق میں اچھا ہے کیونکہ نہ معلوم کس کی دعا لگ جائے اور اس کی مغفرت ہو جائے۔ نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں۔ صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ کو کانوں تک اٹھانا ہے (باقی تکبیرات میں نہیں اٹھانا ہے) اور باندھ لینا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔ (مسلم شریف: ۹۹۱)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر نہ اٹھاتے۔ (دار قطنی: ۲/۵۷، ترمذی شریف: ۱۰۸۸)

ہاتھ باندھنے لینے کے بعد ثناء پڑھیں: "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَائُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

دوسری تکبیر ہاتھ اٹھائے بغیر کہے اور درود پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں اور میت کے لیے دعا کریں:

اگر میت بالغ مرد و عورت ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا

وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ۔

اے اللہ! تو ہمارے زندوں کواور ہمارے مردوں کواور حاضروں کواور ہمارے غائبوں کواور ہمارے چھوٹوں کواور ہمارے بڑوں کواور ہمارے مردوں کو ہماری عورتوں بخش دے، اے اللہ! ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے۔ (ابوداؤد:۳۲۰۱)

اگر میت نابالغ لڑکا ہوتو یہ دعا پڑھیں

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْهُ لَنَا أَجْراً وَّ ذُخْراً وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعاً وَّ مُشَفَّعاً"۔

اے اللہ اس بچہ کوتو ہمارے لیے پہلے سے جا کر انتظام کرنے والا بنا اور اس کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرہ اور شفارش کرنے والا اور شفارش منظور کیا ہوا بنادے۔ (محیط)

اگر میت نابالغ لڑکی ہوتو یہ دعا پڑھیں

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْهَا لَنَا أَجْراً وَّ ذُخْراً وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً"۔

اے اللہ اس بچی کوتو ہمارے لیے پہلے سے جا کر انتظام کرنے والی بنا اور اس کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرہ اور شفارش کرنے والی اور شفارش منظور کی ہوئی بنادے۔

پھر چوتھی تکبیر (اللہ اکبر) کہیں اور اس کے بعد دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نماز جنازہ کا طریقہ دریافت کیا گیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ "اللہ کی قسم میں تمہیں نماز جنازہ کا طریقہ بتاؤں گا اور وہ یہ کہ میں جنازہ کے ساتھ چلتا ہوں اور جب

جنازہ رکھ دیا جاتا ہے تو تکبیر کہتا ہوں اور پھر ثناء پڑھتا ہوں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں اور پھر دعا پڑھتا ہوں اور سلام پھیرتا ہوں۔ (موطا امام مالک: ۱/۲۲۸، ابن حبان: ۳۰۷۳)

سلام پھیرنے کے بعد کی دعا

(۱) أَسْتَغْفِرُ اللہ، أَسْتَغْفِرُ اللہ، أَسْتَغْفِرُ اللہ۔

أَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ۔

ترجمہ: میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں، میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں، میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں، اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے، تو بہت با برکت ہے اے صاحب جلال و اکرام۔ (مسلم شریف: ۵۹۱)

(۲) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہُ، لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ، أَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! نہیں ہے کوئی روکنے والا اس چیز کو جو تو عطا کرے اور نہیں ہے کوئی دینے والا جسے تو روک لے، اور نہیں فائدہ دے سکتی کسی صاحب حیثیت کو تیرے یہاں اس کی حیثیت۔ (بخاری: ۸۴۴، مسلم: ۵۹۳)

(۳) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہُ، لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ، لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ

وَ لَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ (رواہ مسلم: ۵۹۴)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، نہیں ہے (برائی سے) بچنے کے ہمت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم نہیں عبادت کرتے مگر صرف اللہ کی، اسی کی طرف سے انعام ہے اور اسی کے لیے فضل اور اسی کے لیے بہترین ثناء ہے، ہم اسی کے لیے بندگی کو خالص کرنے والے ہیں خواہ کافرین اسے ناگوار سمجھیں۔

(۴) سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

(۳۳ مرتبہ) (۳۳ مرتبہ) (۳۴ مرتبہ)

اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، جو شخص نماز کے بعد یہ ذکر کرے گا تو اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تب بھی معاف ہوجاتے ہیں۔ (مسلم: ۵۹۷)

(۵) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کے جیسا کوئی نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

آپ کہہ دیجئے میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے رب کی، اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کیا، اور اندھیرا کرنے والی (رات) کے شر سے جب وہ چھا جائے، اور ان کے شر سے جو پھونکنے والیاں ہیں گرہوں میں، اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

آپ کہہ دیجئے میں پناہ میں آتا ہوں لوگوں کے رب کی، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے شیطان سے جو آنکھوں سے اوجھل ہے، جو وسوسہ ڈالتا ہے لوگوں کے سینوں میں، جنوں میں سے اور انسانوں میں سے۔

ہر نماز کے بعد ان تینوں سورتوں کو ایک ایک مرتبہ اور فجر و مغرب بعد تین تین مرتبہ پڑھیں۔ (ابوداؤد: ۱۵۲۳، نسائی: ۱۳۳۷)

(۶) آیۃ الکرسی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ جاوید اور نگراں ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، آسمانوں وزمین میں جو کچھ ہے وہ سب اسی کا ہے، کون ہے وہ جو شفارش کر سکے اس کے ہاں مگر اس کی اجازت سے، وہ ان چیزوں کو جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہیں اور وو (لوگ) نہیں احاطہ کر سکتے کسی چیز کا اس کے علم میں سے، مگر جس قدر وہ خود چاہے، گھیر رکھا ہے اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو، اور نہیں تھکاتی اس کو ان دونوں کی حفاظت، اور وہ بلند و بالا اور عظمت والا ہے۔

ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھیں کیوں کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو اسے جنت میں داخل ہونے سے موت کے سوا کوئی چیز نہیں روکے گی۔ (نسائی: عمل الیوم واللیلۃ: ۱۰۰)

(۷) دس دفعہ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھیں: لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِی وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ۔ (ترمذی شریف: ۳۴۷۷)

نماز کا اختتامیہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ اللہ پاک کے فضل و کرم سے نماز کے بیان پر مشتمل یہ مختصر رسالہ پایۂ تکمیل تک پہونچا، اللہ اسے قبول فرمائے، آمین۔ اور خالص اپنی رضا کا ذریعہ بنا لے اور ہم سب کے حق میں دارین میں عافیت کے فیصلے فرمائے۔ آمین ثم آمین

اس پوری تحریر میں جہاں کہیں دماغ و قلم نے صحیح کام کیا ہے وہ اللہ پاک کی توفیق اور اساتذہ کرام کی انتھک کاوشوں کا ثمرہ ہے اور جہاں کہیں دماغ و قلم نے ٹھوکر کھائی ہے وہ اپنے قصور اور تہی دامنی کا نتیجہ ہے جس کے لیے اللہ پاک کے سامنے عفو و درگذر اور بندگان خدا سے نصح کا طالب ہوں۔

”رَبنا لاتؤاخذنا ان نسینا أو أخطانا“

چالیس مسنون دعائیں

(۱) نیند سے بیدار ہونے کی دعاء:

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔ (مسلم شریف:۲۷۱۱)

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دے کر زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۲) بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعاء:

أَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (مسلم شریف:۳۷۵)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

(۳) بیت الخلاء سے نکلنے کی دعاء:

غُفْرَانَكَ۔ (ترمذی شریف:۷) اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔

(۴) وضو سے پہلے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ۔ (ابوداؤد شریف:۱۰۱)

(۵) وضو کے درمیان پڑھنے کی دعاء:

أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ، وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔ (مسنداحمد:۱۹۵۷۴)

اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور مجھے کشادہ گھر عطا فرما اور میرے رزق میں برکت نازل فرما۔

(۶) وضو کے بعد پڑھنے کی دعاء:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ (مسلم شریف: ۲۴۳، ترمذی شریف: ۵۵)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۷) کپڑا پہننے کی دعاء:

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ (ترمذی شریف)

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے۔

(۸) آئینہ دیکھنے کی دعاء:

أَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ۔ (صحیح ابن حبان)

اے اللہ! آپ نے میری صورت اچھی بنائی ہے، تو آپ میرے اخلاق بھی اچھے بنا دیجیے۔

(۹) گھر سے نکلے تو یہ دعاء پڑھے:

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔

میں اللہ ہی کے نام کے ساتھ نکلا اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

(۱۰) سواری پر سوار ہونے کی دعاء:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (مسلم)

پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کر دیا اور ہم اس کو قابو میں لانے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف ضرور لوٹنا ہے۔

(۱۱) مسجد میں داخل ہونے کی دعاء:

أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِیْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ. اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. (ابوداؤد:۴۶۶، ابن ماجہ:۷۷۱)

میں پناہ میں آتا ہوں عظمت والے اللہ کی، اس کے کریم چہرے اور قدیم سلطنت کی شیطان مردود سے، اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام ہو۔ اے اللہ کھول دے میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے۔

(۱۲) مسجد سے نکلنے کی دعاء:

بِسْمِ اللهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. اَللّٰهُمَّ اَعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. (ابن ماجہ:۷۷۳، ترمذی:۳۱۴)

اللہ کے نام کے ساتھ نکلتا ہوں اور صلاۃ وسلام ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر، اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے فضل کا، اے اللہ مجھے شیطان مردود سے بچائے رکھ۔

(۱۳) اذان کے بعد کی دعاء:

أَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ

وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

(بخاری شریف: ۶۱۴)

اے اللہ! اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص تقرب اور خاص فضیلت عطا کر، اور انہیں فائز فرما اس مقام محمود پر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، یقینا تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

(۱۴) دشمن اور صاحب سلطنت سے ملتے وقت کی دعاء:

أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ (ابوداؤد: ۱۵۳۷)

اے اللہ! ہم تجھ کو ہی کرتے ہیں ان کے مقابلے میں اور تیری ہی پناہ میں آتے ہیں ان کے شر سے۔

(۱۵) مشکل کام کی آسانی کے لیے دعاء:

أَللّٰهُمَّ لَا سَهَلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا۔ (ابن حبان: ۲۴۲۷)

اے اللہ! نہیں ہے کوئی کام آسان مگر جسے کر دے آسان، اور کر دیتا ہے مشکل کام کو آسان جب تو چاہتا ہے۔

(۱۶) فکر مندی اور غم کے وقت کی دعاء:

أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعِجزِ وَالْكَسْلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعَ الدَّيْنِ وَغَلْبَةِ الرِّجَالِ۔ (بخاری شریف: ۶۳۶۹)

اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیرے ذریعہ سے پریشانی اور غم سے اور عاجز ہو جانے

اور کاہلی سے اور بزدلی اور بخل سے، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے۔

(۱۷) ادائیگی قرض کی دعاء:

أَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

(ترمذی شریف: ۳۵۶۳)

اے اللہ! تو مجھے کافی ہوجا اپنے حلال کے ساتھ اپنی حرام کردہ چیزوں سے اور مجھے بے نیاز کردے اپنے فضل سے اپنے ماسوا سے۔

(۱۸) ناپسندیدہ واقعہ پیش آئے تو یہ دعاء پڑھے:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک کے یہاں طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر ہے جب کہ دونوں اچھائی موجود ہے، جو تمہیں فائدہ پہونچا سکتی ہے اسے حاصل کرنے کی کوشش اور اللہ سے مدد مانگو، بے بس ہوکر نہ بیٹھو، اگر تمہیں کوئی نقصان پہونچ جائے تو یہ نہ کہو ''اگر میں اس طرح کر لیتا تو اس طرح ہوجاتا'' بلکہ کہو: ''قدر اللہ و ماشاء فعل''۔ (مسلم شریف: ۲۶۶۴) اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا اور اس نے جو چاہا کیا۔

(۱۹) صبح کو یہ دعاء پڑھے:

۱-أَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ.

اے اللہ! تیری ہی قدرت سے ہم صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری ہی قدرت سے ہم شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری ہی قدرت سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف جانا ہے۔

(ابوداؤد شریف: ۲/۳۳۰)

۲-اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ۔

صبح کی ہم نے اور صبح کی سارے ملک نے جو کہ اللہ تعالیٰ کا ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی بھلائی، فتح ونصرت، نور وبرکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور پناہ چاہتا ہوں تیرے ذریعہ سے اس دن کے شر اور اس کے بعد کے شر سے۔ (ابوداؤد: ۵۰۸۴)

(۲۰) صبح وشام کی ایک خاص دعاء:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

اس اللہ پاک کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں پہونچا سکتی، زمین کی ہو یا آسمانوں کی اور وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

جو شخص یہ دعا صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھے گا اس کو کوئی چیز تکلیف نہیں دے گی۔

(ابوداؤد شریف: ۵۰۸۱)

(۲۱) سورج نکلے تو یہ دعاء پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا۔ (مسلم شریف: ۱/ ۵۶۴)

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں آج معاف رکھا اور گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ فرمایا۔

(۲۲) شام کو یہ دعاء پڑھے:

۱- اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔ (ترمذی شریف: ۳۳۹۱)

اے اللہ! ہم تیری ہی قدرت سے شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری ہی قدرت سے صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری ہی قدرت سے جیتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

۲- اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَتْحَهَا وَنَصْرَهَا وَنُوْرَهَا وَبَرَكَتَهَا وَهُدَاهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا۔ (مسلم شریف)

۳- اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ (نسائی: ۵۹)

میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔

(جو شخص شام کے وقت تین دفعہ یہ دعا پڑھے اسے اس رات زہریلے جانور کا ڈسنا بھی نقصان نہیں پہونچائے گا) مسند احمد: ۲/۲۹۰

۴- اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ۔ اے اللہ! صلاۃ وسلام بھیج ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دس دفعہ صبح اور دس دفعہ شام مجھ پر درود بھیجے گا اسے قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی۔ (مجمع الزوائد: ۱/۱۲۰)

(۲۳) سونے کے وقت کی دعائیں:

۱- جب سونے کا ارادہ کریں تو وضو کر لیں اور اپنا بستر جھاڑ لیں پھر دونوں ہتھیلیاں ملا کر سورہ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھیں، پھر ان میں پھونک ماریں۔ پھر دونوں

ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہو پھیر دیں، اس طرح تین دفعہ کریں۔ (بخاری مع الفتح:۹/۷۸)

۲۔ جب تم بستر پر پہونچو اور آیۃ الکرسی پڑھ لو تو اللہ کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان صبح تک تمہارے قریب بھی نہ آسکے گا۔ (بخاری مع الفتح:۴/۶۱۳)

۳۔ اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ (تین مرتبہ)

اے اللہ! مجھے بچانا اس دن اپنے عذاب سے جس دن تو اٹھائے گا اپنے بندوں کو۔

(ابوداؤد:۴۵)

۴۔ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا۔ (مسلم شریف:۲۷۲۷)

اے اللہ! تیرے ہی نام کے ساتھ میں مرتا اور زندہ ہوتا ہوں۔

اور سوتے وقت تسبیحات فاطمی بھی پڑھیں۔ سبحان اللہ ۳۳/ بار، الحمد للہ ۳۳/ بار، اللہ اکبر ۳۴/ بار۔ (مسلم شریف)

(۲۴) نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے اگر سات دفعہ یہ دعا پڑھے، پھر اسی دن یا اسی رات موت آجائے تو جہنم سے ضرور خلاصی ہوگی۔ وہ دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ (ابوداؤد:۵۰۷۹)

اے اللہ! مجھے دوزخ سے محفوظ فرما۔

(۲۵) گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعاء:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلٰی رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ (ترمذی:۳۴۲۷)

اے اللہ! میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں، ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ (اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرے)

(۲۶) بازار میں داخل ہونے کی دعاء:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (ترمذی:۳۴۲۸)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی بادشاہت اور اسی کی ہی سب تعریف، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ زندہ ہے وہ مرتا نہیں، اسی کے ہاتھ میں ہے سب بھلائی اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔

(۲۷) کھانا کھانے سے پہلے کی دعاء:

بِسْمِ اللّٰہ۔ اللہ کے نام کے ساتھ کھانا شروع کرتا ہوں۔ (ترمذی:۱۸۵۸)

(۲۸) شروع میں بسم اللہ بھول جانے پر یہ دعاء پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ۔ (ترمذی شریف:۱۸۵۸)

میں نے اس کے اول و آخر میں اللہ کا نام لیا۔

(۲۹) جب کھانا کھا چکے تو یہ دعاء پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ۔

(ابوداؤد:۳۸۵۰، ترمذی:۳۴۵۷)

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

(۳۰) دودھ پی کر یہ دعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔ (ترمذی:۳۴۵۵)

اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور ہم کو اس سے بھی زیادہ دے۔

(۳۱) جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ دعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ۔ (مسلم:۲۰۵۵)

اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔

(۳۲) مہمان کی میزبانی کے لیے دعاء:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔ (مسلم شریف:۲۰۴۲)

اے اللہ! ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

(۳۳) کسی کے یہاں روزہ افطار کرے تو یہ دعاء پڑھے:

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ۔

(ابوداؤد شریف:۳۸۵۴)

تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔

(۳۴) جب روزہ افطار کرے تو یہ دعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔ (ابوداؤد:۲۳۵۸)

اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیے ہوئے رزق سے روزہ کھولا۔

(۳۵) افطار کے بعد کی دعاء:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ (ابوداؤد:۲۳۵۷)

پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ ثواب ثابت ہو چکا۔

(۳۶) شادی کرنے والوں کو ان الفاظ میں دعاء دیں:

بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔ (ترمذی:۱۰۹۱)

اللہ تجھے برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نباہ کرے۔

(۳۷) اچھا سلوک کرنے والے کے لیے دعاء:

جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا۔ (ترمذی:۲۰۵۳) اللہ تمہیں اس سے بہتر بدلہ دے۔

(۳۸) غصہ آجانے کے وقت کی دعاء:

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ (بخاری:۶۱۱۵)

(۳۹) شب قدر میں یوں دعاء مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔ (ترمذی:۳۵۱۳)

اے اللہ! تو معاف فرمانے والا ہے معافی کو پسند فرماتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرمادے۔

(۴۰) جب قبرستان میں جائے تو یہ دعاء پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ. (ترمذی)

اے قبروں والو! تم پر سلام ہو، ہم کو اور تم کو اللہ بخشے، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم بعد میں آنے والے ہیں۔

چالیس احادیث مبارکہ یاد کرنے کی فضیلت

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”جس شخص نے میری امت کے واسطے اس کے دینی امر سے متعلق چالیس احادیث یاد کیں اور امت کو پہونچا دیں تو اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ بنا کر اٹھائیں گے اور قیامت کے دن اس کو میری شفاعت اور شہادت نصیب ہوگی۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

زیر نظر مضمون ”چالیس احادیث مبارکہ“ بھی اسی طرز کا ایک انتخاب ہے جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چالیس فرامین عالیہ کو جمع کیا گیا ہے اور چونکہ مبتدی طلبۂ کرام کے لیے یہ کتاب ہے اور حفظ حدیث پیش نظر ہے اس لیے صرف حدیث اور ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ مذکورہ حدیث پاک میں جو فضیلت بیان کی گئی ہیں وہ مجھے بھی حاصل ہوں اور تمام قارئین کرام کو بھی نصیب ہوں۔ آمین ثم آمین

چالیس احادیث مبارکہ

(۱) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری شریف:۱)

(۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”دین آسان ہے“۔ (بخاری شریف:۳۹)

(۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”دین خیر خواہی کا نام ہے“۔ (مسلم شریف:۱۰۳)

(۴) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''روزہ ڈھال ہے''۔ (مسلم شریف:۲۶۰۳)

(۵) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اچھے اخلاق کا نام نیکی ہے''۔ (مسلم شریف:۶۴۱۱)

(۶) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔ (ترمذی شریف)

(۷) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَمَتَ نَجَا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جو خاموش رہا اس نے نجات پائی''۔ (ترمذی شریف:۲۵۰۱)

(۸) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''حیا ایمان کا حصہ ہے''۔ (بخاری شریف:۹)

(۹) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ''۔ (مسلم شریف:۵۱۶۸)

(۱۰) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: کُلْ مِمَّا یَلِیْکَ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اپنی جانب سے کھاؤ''۔ (مسلم شریف:۵۱۶۸)

(۱۱) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا یَشْرِبَنَّ اَحَدٌ مِنْکُمْ قَائِماً۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''تم میں سے کوئی شخص ہرگز کھڑے ہو کر پانی نہ پیئے''۔
(مسلم شریف:۲۰۲۴)

(۱۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''فوت شدہ لوگوں کی برائی مت کرو۔ (بخاری شریف:۱۳۹۳)

(۱۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْئَلُوا النَّاسَ شَیْئاً۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''تم لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا''۔

(ابوداؤد شریف: ۱۶۴۲)

(۱۴) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''تعلق توڑنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

(بخاری شریف: ۵۹۸۴)

(۱۵) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَتُقْبَلُ صَلاَةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''پاکیزگی کے بغیر کوئی نماز قبول نہیں کی جاتی''۔

(نسائی شریف: ۲۵۳۱)

(۱۶) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثٍ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ کلام بند رکھے۔

(بخاری: ۶۰۷۷)

(۱۷) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَتَشْرَبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''شراب مت پیو کیونکہ شراب ہر برائی کا ذریعہ ہے''۔

(ابن ماجہ: ۳۳۷۱)

(۱۸) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَتَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئاً۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''کسی بھی نیکی کو حقیر مت سمجھو۔ (مسلم شریف: ۸۹۲)

(۱۹) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک کرنا واجب کر دیتا۔ (بخاری شریف: ۷۲۴۰)

(۲۰) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''ہر نیک کام صدقہ ہے''۔ (بخاری شریف: ۲۹۸۹)

(۲۱) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''آپس میں سلام کو رواج دو''۔ (ترمذی شریف: ۱۸۵۵)

(۲۲) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''میرا پیغام لوگوں تک پہونچا دو گرچہ ایک ہی بات ہو''۔

(بخاری شریف: ۳۴۶۱)

(۲۳) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جو رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔ (بخاری شریف: ۶۰۱۳)

(۲۴) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''قرآن کریم کو اپنی آواز سے مزین کرو''۔ (نسائی شریف: ۱۰۲۹)

(۲۵) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''بہترین جگہیں اللہ پاک کے نزدیک مسجدیں ہیں''۔

(مسلم شریف: ۱۴۳۸)

(۲۶) فقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''بدترین جگہ اللہ کے نزدیک بازار ہیں۔ (مسلم شریف: ۱۴۲۸)

(۲۷) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ’’جو دھوکہ دے وہ ہم سے نہیں ہے‘‘۔ (ترمذی شریف: ۱۳۱۵)

(۲۸) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ’’لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا سختیاں نہ کرنا‘‘۔

(بخاری شریف: ۳۰۳۸)

(۲۹) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ’’جو لوگوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا‘‘۔ (ابوداؤد: ۴۸۱۱)

(۳۰) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ’’بات چیت کرنے سے پہلے سلام کرو‘‘۔ (ترمذی شریف: ۶۱۱)

(۳۱) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ’’حق بات کہو اگرچہ کڑوی ہو‘‘۔ (ابن حبان: ۳۶۱)

(۳۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَلْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ’’بھلی بات کہنا صدقہ ہے‘‘۔ (بخاری شریف: ۲۷۰۷)

(۳۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُہٗ کُفْرٌ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ’’مسلمانوں کو گالی دینا فسق ہے اور قتل کرنا کفر ہے‘‘۔

(بخاری شریف: ۶۰۴۴)

(۳۴) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَدُ اللّٰہِ مَعَ الْجَمَاعَۃِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ’’اجتماعیت میں اللہ پاک کی مدد شامل حال ہوتی ہے‘‘۔

(ابن ماجہ: ۵۰)

(۳۵) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَلْجَنَّۃُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے'' (نسائی شریف: ۳۱۰۴)

(۳۶) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّۃِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''باپ جنت کے دروازوں میں سے بیچ کا دروازہ ہے''۔

(ترمذی شریف: ۱۹۰۰)

(۳۷) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: حَقُّ کَبِیْرِ الْاِخْوَۃِ عَلٰی صَغِیْرِھِمْ کَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہے جیسا والد کا حق اولاد پر''۔ (شعب الایمان)

(۳۸) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَلْخَالَۃُ بِمَنْزِلَۃِ الْاُمِّ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''خالہ ماں کے قائم مقام ہے''۔ (بخاری شریف: ۴۲۵۱)

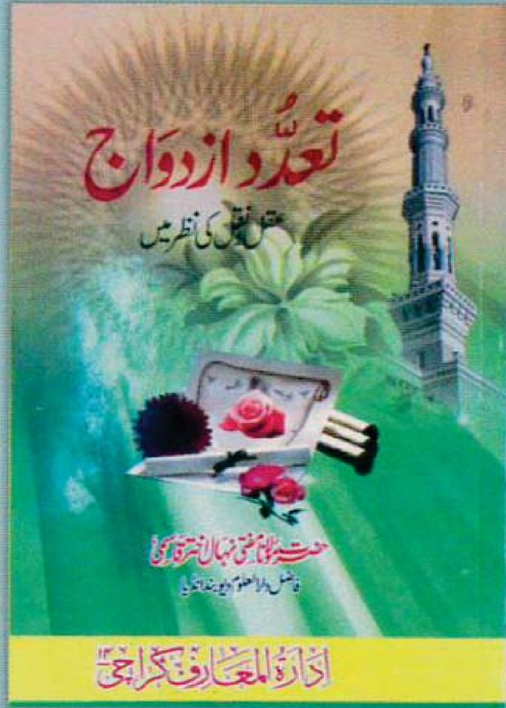
(۳۹) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: خَیْرُ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرُ الْھَدْیِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

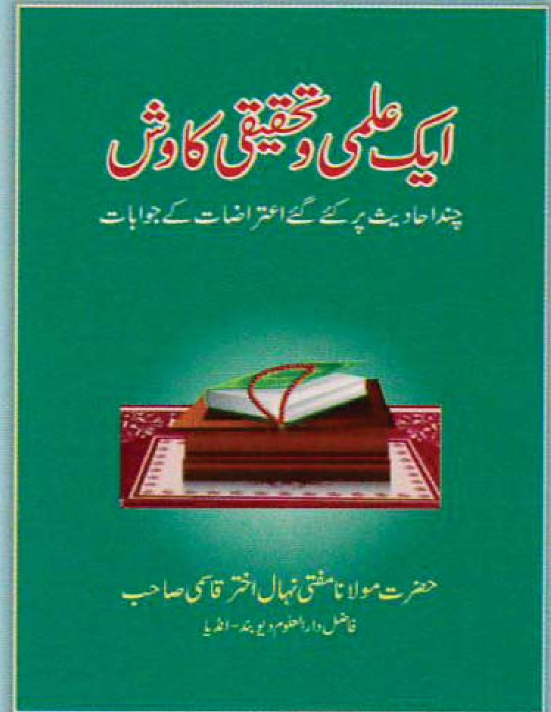
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے''۔ (مسلم شریف: ۱۹۰۴)

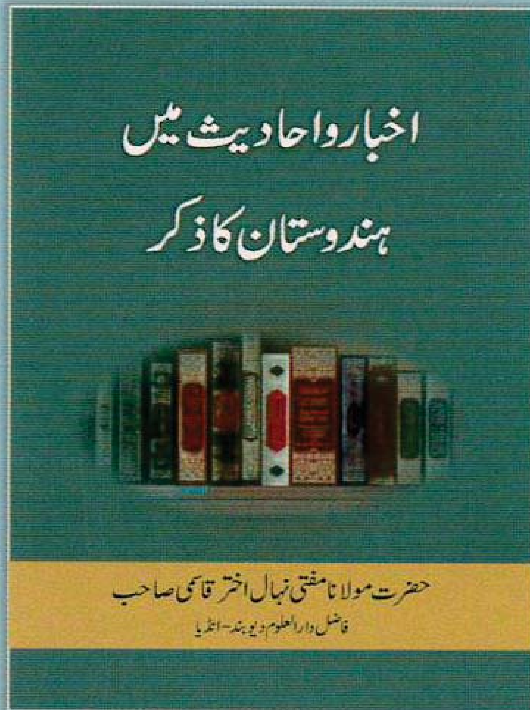
(۴۰) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: بُنِیَ الْاَسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَھَادَۃُ أَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، وَاِقَامُ الصَّلَاۃِ، وَاِیْتَاءُ الزَّکَاۃِ، وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ ایک اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، دوسرے نماز قائم کرنا، تیسرے زکاۃ دینا، چوتھے حج کرنا اور پانچویں رمضان شریف کے روزے رکھنا۔

مؤلف کی دیگر مطبوعات









MUKAMMAL MUDALLAL NAMAZ

Qur'an Wa Hadith ki roshni men

Author : Mufti Mohammad Nehal Akhtar Qasmi